مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

تنویرِ حرم

مرتبہ

جبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری

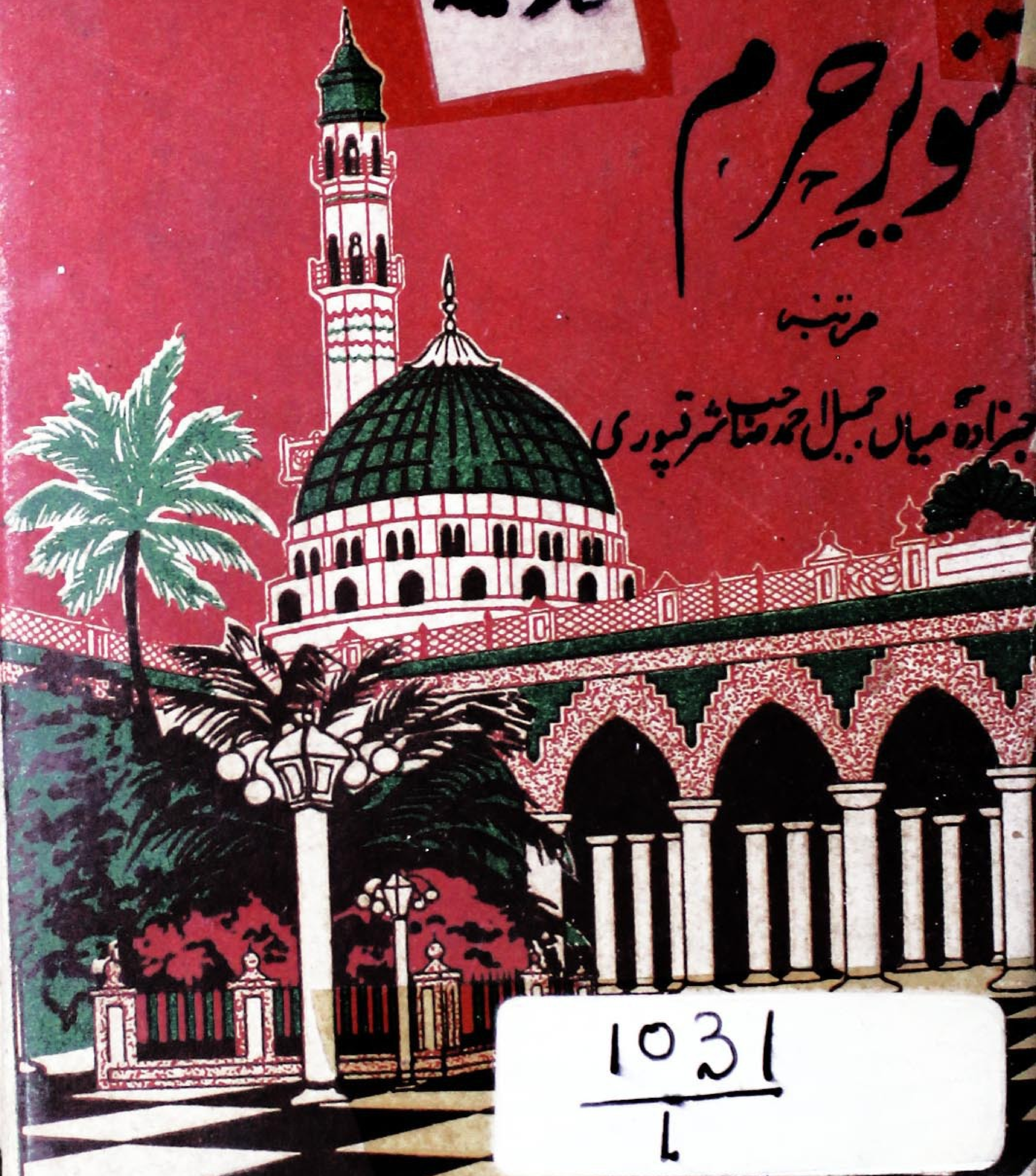

1031
1

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

58776

حرفِ اوّل

سب تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اُن کے بعد اگر کوئی قابل تعریف ہے تو وہ جنابِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات ہے زیرِ نظر کتاب سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نعتوں کا مجموعہ الموسوم "نورِ حرم" ہے۔

مجھے اس سلسلہ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا ہے جس کے فضل و کرم سے میں اپنی دیرینہ آرزو سے عہدہ برآ ہو رہا ہوں۔ پھر اپنے پیر و مرشد حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ جن کی پدرانہ شفقت نے ناچیز کو تعلیمی و تبلیغی خدمات سے روشناس کیا۔ اور سب سے آخر مجھے اُن شعرائے کرام کا شکرگزار ہونا ہے کہ جن کے گلہائے رنگا رنگ سے یہ گلدستہ مزین ہوا [illegible] پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

مخلص

خادم آستانہ عالیہ شرقپور شریف

صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری

Marfat.com

اے کہ ترے وجود سے برگ و ثمر ہیں پُربہار
اے کہ ترے شہود سے شمس و قمر ہیں آبدار

اے کہ تری ہی شان ہیں نغمہ سرا ہے جوئبار
اے کہ تری ہی رفعتوں کے ہیں گواہ کوہسار

اے کہ تمام خلق کا تو ہی تو اک ہے غمگسار
اے کہ ترے کرم کے ہیں دو نو جہاں امیدوار

اے کہ ہر ایک چیز کو تو نے ہی دی ہے زندگی
اے کہ فقط تجھی پہ ہے ارض و سما کا انحصار

اے کہ ترے ہی لطف سے زندہ ہے ساری کائنات
اے کہ ترے ہی رحم سے ہے ہر چیز کامگار

اے کہ ترے سوا کوئی قابل بندگی نہیں
اے کہ ترے گدا ہیں سب تخت نشین و تاجدار

اے کہ ترے غلام کو کوئی بھی خوف و غم نہیں
اے کہ ترے غلام پر شاہوں کے تاج ہیں نثار

Marfat.com

اے کہ ترا کمال ہے فکر و نظر سے بالا تر
اے کہ ترے عروج سے اوجِ فلک بھی شرمسار
تیرے سوا گرفت سے کون مجھے بچائے گا
تیری عطائیں بے حساب، میری خطائیں بے شمار
تیرے سوا اگر کوئی قابلِ فخر و قدر ہے
تو وہ ترا حبیب ﷺ ہی رشکِ ہلال و بدر ہے

پروفیسر خالد بزمی ایم۔ اے

Marfat.com

سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا
غلط تھا اے جنوں شاید ترا اندازۂ صحرا

نہ کر تقلید اے جبریل میرے جذب و مستی کی
تن آساں عرشیوں کو ذکر و تسبیح و طواف اولیٰ

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا

رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک
مگر کیا غم کہ میری آستیں میں ہے یدِ بیضا

وہ دانائے سُبل ختم الرُّسل مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

علامہ اقبال

Marfat.com

زمانے میں چمکا ہے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہوئی روشنِ صبح شامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نہ پہنچے وہاں جبرئیل علیہ السلام امیں بھی
بلند اس قدر ہے مقامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مرا منہ لیا چوم جبریل علیہ السلام امیں نے
لیا میں نے جس وقت نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پلایا ہے بھر بھر کے ساقی نے مجھ کو
خدا کے خمستاں سے جامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فقط دو حقائق پہ ہے دنیا قائم
بقائے خدا و دوامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ظفر علی خاں

Marfat.com

گماں پہ فتح اگر قوتِ یقین سے ملی — یقیں کی دولتِ بیدار ہم کو دیں سے ملی

عرب کی خاک کی ممنون کیوں نہ ہو دنیا — کہ دیں کی نعمت اسی پاک سرزمیں سے ملی

ہدایت ایسی جو کافی رہے قیامت تک — خدائے پاک کے پیغامِ آخریں سے ملی

ہوئی رسول سے ملت کو زندگی حاصل — اگرچہ فرد کو جاں جانِ آفریں سے ملی

محمدِ عربی سے ہے آبروئے جہاں — کہ اس مکان کو عزت اسی مکیں سے ملی

نمونہ سب کے لئے ہے نبی کی سیرت میں — کہ جو نظیر بھی ڈھونڈی گئی یہیں سے ملی

ذرا بھی حشر و جزا و سزا میں شبہ نہیں — کہ یہ خبر بھی نبیٔ صادق و امیں سے ملی

زمیں پہ جھک کے جو عرشِ بریں پہ پہنچی تھی — جبیں بلندی کا مقصد اسی جبیں سے ملی

خدا کے واسطے جینا بھی اور مرنا بھی — یہ تربیت عجب اندازِ دل نشیں سے ملی

اسی طرح سے رہا ہے یہ سلسلہ جاری — کہ ہم نشیں کو یہ تعلیم ہم نشیں سے ملی

بھلا کسے تھی تمیزِ حقوقِ انسانی — یہ مصطفیٰ ہی کے اعلانِ آخریں سے ملی

عطا ہوا جو نظام اب کبھی نہ بدلے گا — تسلی اس کی ہمیں ختمِ مرسلیں سے ملی

اسد کیوں نہ درِ مصطفیٰ کا گدا بنا
بشر کو جو بھی سعادت ملی یہیں سے ملی

اصل میں سرکارِ دو عالم ہیں سرکارِ عرب
اور سردارِ خلائق ہیں وہ سردارِ عرب

دہر کے ہر ایک گوشے پر ہے اُن کا اختیار
آپ مختارِ عجم ہیں، آپ مختارِ عرب

آپ کی اس آبیاری سے سراسر بن گیا
وہ بیابانِ عرب اک پل میں گلزارِ عرب

فرش سے تا عرش پہنچا اپنی عظمت کے سبب
وہ یتیمِ ارضِ مکہ اور نادارِ عرب

اُن کی اس چشمِ نوازش میں عجب اک سحر تھا
دل نشیں تھے اور دل آرا تھے وہ دلدارِ عرب

اک عرب کی روشنی سے دہر روشن ہو گیا
چھا گئے عالم کے ہر گوشے میں انوارِ عرب

مجھ کو برمی خاکِ بطحا سیم و زر سے ہے عزیز
اور بہتر ہے گلِ فردوس سے خارِ عرب

خالد برمی لاہور

Marfat.com

اے صلِّ علیٰ رتبۂ لیلائے مدینہ — جنت ہے تہِ دامنِ صحرائے مدینہ

ہے شمعِ حرم عکسِ تجلائے مدینہ — کعبہ بھی ہے منجملۂ اقصائے مدینہ

داماں نظر خود مرا بن جائے مدینہ — گر مردمِ دیدہ میں سمٹ آئے مدینہ

تجھ کو تری جنت ابھی دکھلائے مدینہ — اے شیخ اگر بات پہ آ جائے مدینہ

ہے دفن یہاں پر کوئی شیدائے مدینہ — آتی ہیں جو تربت سے صداہائے مدینہ

کعبہ ہو، نجف ہو، کہ زمینِ کرب و بلا کی — ہے سب میں نہاں بوئے تولائے مدینہ

تو دعوتِ جنت مجھے دیتا تو ہے اے واعظ — جنت میں مگر ہوگا تقاضائے مدینہ

انعام کی تقسیم مشیت پہ ہے موقوف — اب جس کو خدا دے وہی پا جائے مدینہ

کچھ اور ہی آدابِ محبت ہیں یہاں کے — اے قیس یہ ہے محملِ لیلائے مدینہ

اے شیخ ارم سے مجھے کچھ ضد نہیں لیکن — جاؤں گا ارم بھی بہ تمنائے مدینہ

اک قیس وہاں تھا یہاں مجنوں ہے زمانہ — لیلائے مدینہ ہے یہ لیلائے مدینہ

واللہ نہ بدلوں کبھی کونین سے افقرؔ
مجھ کو مری قسمت سے جو مل جائے مدینہ

افقرؔ موہانی ● وارثی

Marfat.com

میری زبانِ خستہ و کج مج بیاں کہاں
اور آپ کی ثنا، شہِ کون و مکاں کہاں

جائیں نہ ہم بتا چھوڑ کے ہم آستاں کہاں
بٹتی ہے ورنہ زندگیٔ جاوداں کہاں

پہنچے جس مقام پہ شبِ اسریٰ حضورِ پاک
ہم جانئے بے جہت ہیں یہاں و وہاں کہاں

ہو آئے لامکاں سے بلاوا جب آگیا
اُن کے لئے قیودِ زمان و مکاں کہاں

روح الامیں تو سدرہ سے آگے نہ بڑھ سکے
معلوم ان کو منزلِ جانِ جہاں کہاں

ما اللہ ہے یہ قربِ الی اللہ کا مقام
باقی رہا ہے پردۂ کون درمیاں کہاں

فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک ہے روشنی
چمکا وہ آفتابِ رسالت کہاں کہاں

تو نے بنگر مدینہ میں جلوہ فگن حضور
جھکتا زمیں کی سمت ہے یہ آسماں کہاں

جس کا امیں ہے روضۂ محبوبِ کبریا
جنت کی وادیوں میں وہ نورِ جلی کہاں

ذراتِ خاکِ طیبہ میں ہے جو چمک دمک
تاروں کی انجمن میں وہ تابانیاں کہاں

لو لگ گئی ہے جس کو دیارِ رسول کی
اس کو عزیز خواہشِ باغِ جناں کہاں

عزیز حاصل پوری

صبح بہار گنبد خضریٰ نظر میں ہے
کونین جس پہ صدقے وہ جلوہ نظر میں ہے

مسند نشین عرش معلیٰ نظر میں ہے
اب تک وہ چاند سا رخ زیبا نظر میں ہے

تنویر راہ جلوۂ الاسریٰ نظر میں ہے
طیبہ کے آفتاب کا جلوہ نظر میں ہے

منبر نشین جس کے اثر سے خدا پرست
وہ جلوۂ دنیٰ فتدلیٰ نظر میں ہے

صبح ازل بھی جس کی رہین جمال تھی
ایسا بھی ایک نور کا تارا نظر میں ہے

مدت سے دل میں شمع محبت ہے جلوہ گر
مدت سے ایک شاہد رعنا نظر میں ہے

بادہ کشان عشق نہیں اپنے ہوش میں
ساقی کی چشم مست کا جلوہ نظر میں ہے

یوسف کا حسن بھی ہے جہاں تشنۂ جمال
وہ نازش شباب زلیخا نظر میں ہے

آئینۂ جمال الٰہی کہیں جسے
وہ بحر نور وہ در یکتا نظر میں ہے

اب سر جھکاؤں گا تو اسی آستاں پہ
مدت سے ان کا نقش کف پا نظر میں ہے

طوفان غم ڈبوئے گا کیا کشتی حیات
عالم کے ناخدا کا سہارا نظر میں ہے

پھولوں پہ رقص کرتے ہیں کلیاں چٹکتی ہیں
جنت نما عرب کا وہ صحرا نظر میں ہے

کونین جھوم اٹھیں گے قیصر بصد خلوص
ایسا بھی ایک شوق کا سجدہ نظر میں ہے

قیصر وارثی

Marfat.com

تنویر کائنات رسول کریم ہیں ‏— شمعِ حریم ذات رسول کریم ہیں
تفسیرِ معجزات رسول کریم ہیں ‏— توجیہہ ممکنات رسول کریم ہیں
قدموں پہ سرنگوں ہے شکوہِ شہنشہی ‏— مولائے شش جہات رسول کریم ہیں
فیضِ عمیم وصف نمایاں حضورؐ کا ‏— پیہم نوازشات رسول کریم ہیں
فاران وطور موجِ تبسم حضورؐ کی ‏— صدر تجلیات رسول کریم ہیں
کرتی ہے اُن پہ ناز دو عالم کی آگہی ‏— سرچشمۂ حیات رسول کریم ہیں
بخشا گیا بشر کو فروغ الوہیت ‏— آئینہ صفات رسول کریم ہیں
علم و نظر کی آخری حد آپ کا وجود ‏— تکمیل کائنات رسول کریم ہیں
نورِ نگاہ اہلِ حقیقت کے واسطے ‏— حسنِ تصورات رسول کریم ہیں
جس پر نثار کوثر و تسنیم و سلسبیل ‏— وہ ساحل نجات رسول کریم ہیں
زیرِ نگیں زمیں تا مسخر ہیں آسماں ‏— اوجِ مشاہدات رسول کریم ہیں
وہ ماورائے قیدِ زماں و مکاں سہی ‏— شرحِ تعیّنات رسول کریم ہیں

محشر کی باز پرس کا کیا غم مجھے تمرؔ
جب ضامنِ نجات رسول کریم ہیں

تو حبیبِ ربِّ جلیل ہے تری عظمتوں کا جواب کیا
تو ضیائے شمعِ خلیل ہے تری رحمتوں کا حساب کیا

تری اک نگاہ پڑی جہاں وہاں ظلمتوں کا گذر کہاں
ترے ایک جلوہ کے سامنے مہ و مہر کی تب و تاب کیا

جو ترے خمار میں کھو گیا، ہُوا بے نیازِ غمِ جہاں
وہ رہینِ سود و زیاں ہو کیوں کہ عذاب کیا ہے ثواب کیا

تری عظمتوں کے نشاں کبھی نہ مٹیں گے شورشِ کفر سے
یمِ بے کراں سے اُلجھ سکے گی حقیر جوئے کم آب کیا

یہ مری نظر کا قصور ہے کہ تو پاس رہ کے بھی دور ہے
یہ مرا ہی شوق ہے درمیاں تجھے احتیاطِ نقاب کیا

ترے میکدے سے جو پی گیا ہو بے نیازِ غمِ جہاں
اُسے فکرِ عرصۂ دہر کیوں اُسے خوفِ روزِ حساب کیا

کہاں تو کہ باعثِ کُن فکاں کہاں فکرِ ثاقبِ بے نوا
بھلا مدحتِ شہِ انس و جاں کرے مجھ سا خانہ خراب کیا

ثاقب بیدری

Marfat.com

در حسن کی آرزو اللہ اللہ ہے روضہ مصطفےٰ روبرو اللہ اللہ
یہ شہر مدینہ یہی سبز گنبد ہے اک مرکز رنگ و بو اللہ اللہ
یہ صحن حرم اور روضے کی جالی نگاہیں بھی ہیں باوضو اللہ اللہ
وہ جس کی ضیا سے منور ہیں عالم وہی نور ہے روبرو اللہ اللہ
گلستان فردوس جن سے خجل ہیں یہاں ہیں وہ گل مشکبو اللہ اللہ
یہ کلیوں کی خوشبو یہ پھولوں کا خندہ یہاں ہیں کا جوش نمو اللہ اللہ
مسخر ہیں شمس و قمر جن کی خاطر وہی رحمتیں چار سو اللہ اللہ
کھلے ہیں یہاں عام ابواب رحمت ہے قطرہ یہاں آبجو اللہ اللہ
ملا آفتاب رسالت کا سایہ یہ فدائے کی ہے آبرو اللہ اللہ
مقامات عشق و وفا کے امیں ہیں مدینے کے شب کا رخ و کو اللہ اللہ

زباں پر ثنا و سلام و درود و تحیت
مرا حاصل گفتگو اللہ اللہ

عبد الکریم ثمر

[illegible] زندگی ہے کہ شام و سحر میں حضور ہیں

[illegible] جگر میں اور نظر میں حضور ہیں

ہر دم مری زبان پہ رہتا ہے ذکر آپ کا

ہر لحظہ دیکھے قلب و جگر میں حضور ہیں

[illegible] زبان پہ اللہ و کبریا ہیں آپ ہی

[illegible] شمس و قمر میں حضور ہیں

[illegible] تو ہر نگاہ میں رہتی ہے آپ کی ضیا

سوچا تو ہر جمال [illegible] میں حضور ہیں

[illegible] کے فیض سے تحصیل ہو سکا

گویا مری دعا کے اثر میں حضور ہیں

اثر قریشی لاہور

خوشا وہ ہادیٔ اکبر وہ رہنمائے عظیم
نظر نظر میں تجلی نفس نفس میں شمیم

خوشا زمیں پہ وہ بھیجا ہوا خدا کا رسول
حجاز و نجد کے صحرا میں زندگی کا وہ پھول

وہ بزمِ قدسِ رسالت کی آخری مشعل
وہ سلسبیلِ ہدایت کا جگمگاتا کنول

وہ جس کی گود میں لی رحمتوں نے انگڑائی
محیطِ خلد بنی اس زمیں کی پہنائی

وہ جس نے کاکلِ ہستی کے پیچ کھول دیئے
مئے حیات میں مشک و عبیر گھول دیئے

وہ جس نے تیرہ ضمیروں کو مہر و ماہ کیا
صنم کدوں کے غلاموں کو عرش جاہ کیا

چراغ سطوتِ شاہی کے گل کئے جس نے
سیاہ رات کے پردے الٹ دیئے جس نے

وہ دوشِ پاک پہ ڈالے ہوئے دریدہ گلیم
اٹھا جلو میں وہ لے کر اک انقلابِ عظیم

وہ انقلاب جسے سنگِ میل بدر و حنین
زمیں کو جس نے پلایا ہے خونِ گرم حسین

وہ انقلاب کہ قرآنِ پاک جس کی دلیل
دلوں میں جس نے جلا دی یقین کی قندیل

وہ انقلاب کہ جس سے ہے گرم نبضِ حیات
چمک رہی ہے ابھی تک جبینِ نیل و فرات

کھلے ہیں جس کی ہواؤں سے مصر و شام کے پھول
ہوا ہے فارس و روما پہ زندگی کا نزول

لیا ہے سطوتِ کسریٰ و کے سے جس نے خراج
بدل دیا ہے زمانے کا تلخ و ترش مزاج

اس انقلاب کی شمعیں جلیں گی ہستی میں
زمانہ کتنا ہی ڈوبے خرد کی پستی میں

ساقی جاوید

Marfat.com

غم و الم کی ہے بہتات یا رسول اللہ ادھر بھی چشمِ عنایات یا رسول اللہ

دیئے جو تم نے پیامات یا رسول اللہ حدیثِ حق ہے اک اک بات یا رسول اللہ

لحد میں جب ہوں سوالات یا رسول اللہ میں دوں درست جوابات یا رسول اللہ

تمہارے حسن کے انوار جلوہ افگن ہیں درونِ ارض و سمٰوات یا رسول اللہ

یہ فرش و عرش یہ لوح و قلم یہ ہفت افلاک ہیں آپ ہی کے مقامات یا رسول اللہ

ثنائے ذاتِ مقدس کی ہیں گواہ تمام کلامِ پاک کی آیات یا رسول اللہ

بروزِ حشر نہ باعث ہو میری ذلت کا مرے عمل کے مکافات یا رسول اللہ

بلا کے پاس خدا نے تمہیں شبِ اسریٰ اٹھائے سارے حجابات یا رسول اللہ

تمہاری ذات ہے کونین کیلئے رحمت تمہی ہو باعثِ برکات یا رسول اللہ

تمہاری شان میں اترا ہے مصحفِ قرآں تمہی ہو مظہرِ آیات یا رسول اللہ

یہ آرزو ہے ادیب کی تمہارے روضہ پر
پڑھے درود و مناجات یا رسول اللہ

ادیب سیمابی

Marfat.com

دردِ دل لا دوا ملا ہم کو
حد کا اک آسرا ملا ہم کو

گوہرِ مدعا ملا ہم کو — سرورِ دوسرا ملا ہم کو
مصدرِ رحم احمدِ مرسل — حاصلِ صد عطا ملا ہم کو
اکرمِ اہلِ عالم و آدم — کرم اس کا سوا ملا ہم کو
داد گر دادرس محمدؐ سا — دمِ آہِ رسا ملا ہم کو
ہم کو محوِ حصارِ درک و درہم — وہ مگر ماورا ملا ہم کو
للہ الحمد اور سرِ سودا — عرصۂ ماسوا ملا ہم کو
آسرا دل کا ہو گر اسمِ رسول — دمِ وردِ دعا ملا ہم کو
ما موسا کو وہ اگر سرِ طور — سرِ کوہِ حرا ملا ہم کو
ملا آدم کو علمِ اسما کا — عہدہ مداح کا ملا ہم کو
راحمِ دل رسول و آلِ رسول — رحم کا سلسلہ ملا ہم کو

اسمِ مداح گم ہوا دل سا
اور محوِ ادا ملا ہم کو

Marfat.com

قیدِ غم سے ہے وہ آزاد رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم
جس کے دل میں ہو تری یاد رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم
آشیاں ہو گیا برباد رسولِ عربی
تاک میں پھر بھی ہے صیاد رسولِ عربی

پھر وہی سوز بلائی ہو عنایت مجھ کو!
سر ہے شعلۂ فریاد رسولِ عربی
ڈوبنے ہی کو تھا طوفاں میں سفینہ لیکن
آ گئے آپ مجھے یاد رسولِ عربی

دو حاضر کا ستایا ہوا دل رکھتا ہوں
میرا نغمہ بھی ہے فریاد رسولِ عربی
آج بھی ہے مرے اجڑے ہوئے دل کی بستی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے آباد رسولِ عربی

منتظر چشمِ عنایت کا ہے مدت سے حیات
کچھ تو نظروں سے ہو ارشاد رسولِ عربی

سید حیات وارثی

سر میں ہو اگر ان کا سودا، سر عرشِ معلّٰی ہو جائے
دل میں جو کھنچے تصویر ان کی، دل گنبدِ خضرا ہو جائے

اے کاش کہیں اس صورت سے دیدار تمہارا ہو جائے
آنکھیں تو ہیں مصروف نظر، دل وقف نظارا ہو جائے

طوفان کی پھر کیوں پروا ہو، ہر موج سے ساحل پیدا ہو
گر ڈوبتی کشتی کو اُن کی، رحمت کا سہارا ہو جائے

گلشن میں میں نے دیکھا ہے، پھولوں میں خار بھی ہوتے ہیں
اللہ کرے مجھ بد کا بھی، طیبہ میں گزارا ہو جائے

ہے نفسی نفسی محشر میں اور اہل محشر چکر میں
سب اُن کی صورت تکتے ہیں کب ان کا اشارہ ہو جائے

گر آپ رضائے رضوی کو صحرائے مدینہ دکھلا دیں
تو ہیچ نظر میں پھر باغِ جنّت کی تمنّا ہو جائے

عرفان رضوی

Marfat.com

عجب مشغلہ ہے عجب بندگی ہے
نظر روضۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگی ہے

خزاں سے ہے بے خوف باغِ مدینہ
جدھر دیکھتا ہوں ترو تازگی ہے

ترا نام لینا تجھے یاد کرنا!
یہی زندگی ہے۔ یہی بندگی ہے

ترے نام سے تاجدارِ مدینہ
گلوں میں مہک، چاند میں روشنی ہے

سوا اس کے حسرت نہیں اور کوئی
ترے در پہ آنے کی حسرت رہی ہے

ہیں مصروفِ دیدارِ گنبد نگاہیں
مگر دیدۂ شوق میں تشنگی ہے

وہاں تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار دیکھے
نظر اپنی انجمؔ جہاں تک گئی ہے

انجم وزیرآبادی

Marfat.com

عرش جس نور سے معمور نظر آتا ہے
سبز گنبد میں وہی نور نظر آتا ہے

بادۂ عشقِ رسولِ عربی صلّی علیٰ
جس کو دیکھو وہی مسرور نظر آتا ہے

وادیٔ طور نہیں یہ ہے مدینہ کی زمیں
ذرّہ ذرّہ میں یہاں نور نظر آتا ہے

کوئی محفل ہو مگر جلوہ نمائی کا تری
ہر جگہ ایک ہی دستور نظر آتا ہے

جان و دل خواب گہہِ سرورِ عالم پہ نثار
ہر طرف سلسلۂ نور نظر آتا ہے

تیری رحمت ترے الطاف و کرم کے صدقے
دل خطا کر کے بھی مسرور نظر آتا ہے

پرتوِ ماہِ رسالت سے جو محروم رہا
وہ چراغ آج بھی بے نور نظر آتا ہے

گر وہ چاہیں مرا مسکن وہی بن جائے حیاتؔ
وہ مدینہ جو بہت دور نظر آتا ہے

سیّد حیاتؔ وارثی

پھر دولتِ دیدار سے ہو جاؤں مشرف
ہو جائے کرم بار دگر رحمتِ عالم

سمجھوں گا اس اعزاز کو میں زیست کا حاصل
ہو آپ کے قدموں پہ جو سر رحمتِ عالم

58776

ثنا ہے میرے لب پر کبریا کی — ضیا ہے میرے دل میں مصطفیٰ کی
مجھے کافی ہے سایہ مصطفیٰ کا — مجھے حسرت نہیں ظلِّ ہما کی
یہ قرآنِ مقدس سے ہے ظاہر — خدا نے خود پیمبر کی ثنا کی
چلا ہے ذکر یہ محفل میں کس کا — ہر اک سو گونج ہے صلِّ علیٰ کی
خدا، قرآن، نبی پر لاؤ ایماں — یہی ہے راہ اک صدق و صفا کی
رہِ حق کے مصائب بھی کرم ہیں — نہ ہو بندہ کسی عالم میں شاکی
مجھے کیا خوف ہو روزِ جزا کا — نظر مجھ پر ہے جب خیر الوریٰ کی
کرو وردِ درود۔ ایمان والو! — یہ ہے تدبیر ردِّ ہر بلا کی

سوا اکسیر سے ہے مجھ کو نرمل
جو مٹی ہے زمینِ کربلا کی!

سوامی نرمل جی امرتسر

اس گلستاں میں رشکِ گلستاں تمہی تو ہو
فخرِ زماں و نازشِ دوراں تمہی تو ہو

تم سے جہاں کو فرحت و راحت نصیب ہے
وجہِ سکونِ عالمِ امکاں تمہی تو ہو

جن کو خدا نے فخرِ سعادت عطا کیا
عرشِ بریں پہ حق کے وہ مہماں تمہی تو ہو

روشن ہوئے ہیں جن سے یہ دیوار و در تمام
اسلام کی وہ شمعِ فروزاں تمہی تو ہو

جن سے تمام بزم میں جلوے بکھر گئے
اس بزمِ رنگ و بو میں زرافشاں تمہی تو ہو

روزِ سیاہ اور شبِ تاریک میں حضور
بدرِ مبیں و مہرِ درخشاں تمہی تو ہو

تم نے ہی گلستاں میں یہ غنچے کھلائے ہیں
منزل کے راستوں میں گل افشاں تمہی تو ہو

Marfat.com

ویراں کدے جنہوں نے سب آباد کر دئیے

جن سے مہک اٹھے ہیں بیاباں تمہی تو ہو

غم خانۂ حیات ہیں بزمیؔ کا دین ہے

لطفِ خدا و رحمتِ یزداں تمہی ہو

خالد بزمیؔ

ختم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احمد امام ما

ہادیِ ما و سیّد خیر الانام ما

شبہا بہ فرقت صفت عود سوختیم

بارے نظر فگن بہ غمِ ناتمام ما

بس شکوہائے رنگِ جہاں پختہ در دماغ

برباد رفت عمر بہ سودائے خام ما

حرفِ نوشتہ بر ورقِ دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم است

گردیدہ از ازل سبب انتظامِ ما

بر روح او نزول درود و سلام باد

بردہ ز کفر سوئے ہدایت زمام ما

افضل صوفی

Marfat.com

مل گیا قسمت سے جس کو آپ کی رحمت کا باب
مٹ گیا فی الفور اُس کا اضطرار و اضطراب

آپ کے باعث ملی ہے دو جہاں کی روشنی
آپ کے مرہون ہیں یہ آفتاب و ماہتاب

آپ کی اک ضربتِ باطل شکن سے مٹ گئے
نائلہ، عزّیٰ، منات و لات سب مثلِ حباب

شوکتِ ایران، شانِ روم، فخرِ چین سب
آپ کی عظمت کے آگے پارہ پارہ آب آب

دہر سے سب اختلافِ فقر و دولت مٹ گیا
آپ کے باعث ہوا عالم میں برپا انقلاب

آپ کا دینِ مبیں دنیا میں پھیلا چار سو
آپ کے بدخواہ کھاتے رہ گئے سب پیچ و تاب

قیصر و کسریٰ، فریدون و سکندر مٹ گئے
سب سے بہتر باب ہے وہ سب سے برتر وہ جناب

Marfat.com

آپ کے دیں ہیں جو صدقِ دل سے شامل ہو گیا
اس جہاں میں کامراں ہے آخرت میں کامیاب
بزمیؔ اس دنیا کے اندر سب سے بہتر ضابطہ
آپ کی سنت ہے اور اللہ تعالےٰ کی کتاب

خالد بزمی

●

وہ زمین کا سبب ہیں، وہی آسماں کا باعث
وہی رازِ خلقِ آدم، وہی اس جہاں کا باعث
یہ بہار انہیں کے دم سے تو کھلا رہی ہے غنچے
وہی زیبِ گلستاں ہیں، وہی گلستاں کا باعث
یہ جہاں انہیں کی خاطر تو کیا گیا ہے پیدا
وہی دہر کا سبب ہیں، وہی این و آں کا باعث
وہ طبیبِ رنج و حسرت وہی چارہ سازِ حرماں
وہی ایک ہیں سکونِ خلشِ نہاں کا باعث
یہ ظہورِ بزمِ گیتی ہے انہیں کا رہنِ احساں
وہی خلق کا سبب ہیں، وہی جسم و جاں کا باعث

Marfat.com

وہی زیبِ دو جہاں ہیں، وہی زینتِ دو عالم
وہی رازِ کن فکاں ہیں، وہی کن فکاں کا باعث

یہ جہاں کی روشنی ہے بس انہیں کا عکس بزمیؔ
وہی وجہِ مہر و مہ ہیں، وہی کہکشاں کا باعث

خالدؔ بزمی

●

نورِ مجسم، حسن کے پیکر۔ صلی اللہ علیہ وسلم
آیۂ رحمت، سایۂ داور صلی اللہ علیہ وسلم

وجہ بنائے عالمِ امکاں، نورِ نگاہِ دیدۂ عرفاں
مہبطِ وحیٔ خالقِ اکبر، صلی اللہ علیہ وسلم

باعثِ شانِ تاجِ رسالت، زیبِ سرِ ختمِ نبوّت
سب نبیوں سے افضل و برتر، صلی اللہ علیہ وسلم

ضامنِ عفو و بخششِ امّت، مظہرِ شانِ وسعتِ رحمت
شافعِ محشر ساقیٔ کوثر، صلی اللہ علیہ وسلم

مصدرِ صد الطاف و عطایا، مرجعِ ہر امید و تمنا
حلم ہمہ تن، عفو سراسر، صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

شاہسوارِ منزلِ اسریٰ، صدر نشینِ عرشِ معلّٰے
رحمتِ بے پایاں کے محور، صلی اللہ علیہ وسلم

شان میں سب سے ارفع و اعلٰے، رتبہ میں سب برتر و بالا
از سرتا پا اقدس و اطہر، صلی اللہ علیہ وسلم

قامتِ عالی نورِ سراپا، سائے کی ظلمت سے بھی مبّرا
مہرِ درخشاں، ماہِ منوّر، صلی اللہ علیہ وسلم

ہادیٔ برحق، رہبرِ اعظم، حامیٔ اُمّت، رحمتِ عالم
عام ہے جس کی رحمت سب پر، صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر ہوں، ارض و سما ہوں۔ دشت و جبل ہوں، بر و ہوا ہوں
ہے یہی ہر دم سب کی زباں پر، صلی اللہ علیہ وسلم

جاں ہو نثارِ روضۂ امجد۔ دل ہو فدائے نامِ محمّد
وردِ تبشیر ؔ نہ رہو یکسر۔ صلی اللہ علیہ وسلم

●

محمد بشیر صاحب تبشیر

Marfat.com

پسند آیا خدا کو ایسا نقشہ روئے احمد کا
کہ ٹھہرا جلوہ گاہِ حق قدِ رعنا محمد کا

وجودِ پاک ہے اِک سِرِ مضمر ذاتِ مطلق کا
دلیل حق یہ ظاہر ہے کہ سایہ تک نہ تھا قد کا

وہ تکوینِ دو عالم خلقتِ آدم کے باعث ہیں
جہاں تاریک تھا جب تک تھا غل اُن کی آمد کا

نہ آتے اپنا گلشن چھوڑ کر دارِ فنا میں ہم
رکھا گیا تھا جہاں میں گر نہ ہوتا نور احمد کا

گوارا ہوتی کس دل سے جدائی آپ کی ہم کو
قدم سے ہم قدم لینے کو آئے ہیں محمد کا

ہے چشم ناز روشن سُرمۂ مازاغ سے اُن کی
شہید ناز ہوں بسمل ہوں ابروئے محمد کا

یہ دیکھا کوئی بھی پہنچا نہ ہرگز اُن کے رتبہ کو!
سبق ہم نے پڑھا جب عشق کے مکتب میں ابجد کا

Marfat.com

شہاب اللہ سے محشر میں یوں سودے کی ٹھہرے گی
یہ سر ہے اس میں سودا داغ ہے دل میں محمدؐ کا

حکیم شہاب مرد ہی

وہی باغباں چمن کا وہی گلستاں کا مالی
ہے خزاں پذیر اب تک مری آرزو کی ڈالی

میں غریب شہر لیکن ہے مرا ضمیر عالی
ترا حسن سرمدی ہے مرا عشق ہے بلالیؓ

تو ہے میکدے کا ساقی یہ بڑی ہے نیک فالی
تیری مے قلندری ہے مرا جام ہے سفالی

یہ شفق یہ چاند تارے درو بام کے نظارے
ترے حسن کی تجلی ترے عارضوں کی لالی

کبھی شب کی منزلوں میں مرا کارواں جو بھٹکا
تیرا نام لے کے میں نے شمع زندگی جلالی

تو ہی لامکاں کے اندر تو ہی لامکاں سے باہر
تری شان ہے جمالی تری آن ہے جلالی

Marfat.com

میں نقیب بے نوا ہوں مرا ذوق بوذری ہے
ترا شوق شہریاری مرا کیف انفعالی

اے محافظ گلستاں کبھی ہو ثمر نوازی
مرا نخل آرزو ہے نم زندگی سے خالی

عبدالکریم ثمرؔ

سلام اے فخر کل تو نے جہاں میں روشنی کر دی
زمیں کو روشنی دی آسماں میں روشنی کر دی

زہے بخت چمن ہر آشیاں میں روشنی کر دی
بہاروں سے سوا تو نے خزاں میں روشنی کر دی

تو وہ فانوس ہے جس نے چمک کر کوہِ فاراں پر
مکاں کی وسعتیں کیا لامکاں میں روشنی کر دی

شب ہستی بھیانک کس قدر ہوتی خدا جانے
ترے جلوؤں نے ماہ و کہکشاں میں روشنی کر دی

شعورِ رنگ و بو تو نے نگاہ و ذہن کو بخشا
حقیقت کی جلا دے کر گماں میں روشنی کر دی

Marfat.com

سفینوں کا ہے وہ تُو ہی مقدّس ناخدا جس نے
تلاطم کی ہر اک موج رواں میں روشنی کر دی

نہ آتا تُو تو خورشید و قمر بھی بجھ گئے ہوتے
ولادت نے تری کون و مکاں میں روشنی کر دی

ترا احسان منزل اور رہگیروں پہ یکساں ہے
کہ تو نے ہر رہِ ظلمت نشاں میں روشنی کر دی

ہمیں بھی روشنی دے دے کہ یکسر روشنی تو ہے
پھر ایسی روشنی جس نے جہاں میں روشنی کر دی

تری باتیں نہ تھیں انوارِ فطرت کے خزانے تھے
گئے ہم جس مکاں میں اس مکاں میں روشنی کر دی

صبا تیرے ہی کوچے سے اُڑا لائی تھی وہ ذرّے
جنہیں دنیا نے لے کر خاکداں میں روشنی کر دی

سلام اے صبح کعبہ تیرے نورانی اُجالوں کو
ہمارے دیدہ و قلب و زباں میں روشنی کر دی

غلامانِ نبیؐ کی تھی یہ شانِ بندگی مضطرؔ
کیا سجدہ تو بیدا آشیاں میں روشنی کر دی

مضطر مجاز

روحِ معظّم، نورِ مجسم صلّے اللہ علیہ وسلّم
زینتِ ہستی، رونقِ عالم صلّے اللہ علیہ وسلّم

ماہِ رسالت مہرِ نبوّت آیۂ قدرت سایۂ رحمت
فخرِ رُسل پیغمبرِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم

عظمتِ انساں کعبۂ ایماں مطلعِ حکمت مقطعِ عرفاں
اوجِ کمالِ حضرتِ آدمؑ صلے اللہ علیہ وسلّم

رحمتِ مولا، والیٔ اعظم، خواجہ گیہاں، فخرِ دو عالم
آپ بہرِ توصیف مکرّم صلّے اللہ علیہ وسلّم

بزمِ دَنیٰ کے انجمن آرا کاشفِ کل اسرارِ فا دحیٰ
رازِ حریمِ عرش کے محرم صلّے اللہ علیہ وسلّم

آپؐ دعائے ابراہیمیؑ شانِ حبیبی آنِ کلیمی
اور نویدِ عیسیٰ مریم صلّے اللہ علیہ وسلّم

آپؐ کے دم سے دہر میں دم ہے آپکے آگے ہر سر خم ہے
آپؐ ہیں ہے کونین کا دم خم صلّے اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

آپ نے سورج کو لوٹایا دو ٹکڑے کر چاند دِکھایا
یہ بھی مُسلّم وہ بھی مُسلّم صلے اللہ علیہ وسلّم

فرش کے ملجا عرش کے ماوا، درد کا میرے کوئی مداوا
دیجیئے میرے زخم کا مرہم صلے اللہ علیہ وسلّم

دیجیئے اب تو اذنِ حضوری کیجیئے دُور خدارا دُوری
پائے عزیزؔ بھی چین کوئی دم صلے اللہ علیہ وسلّم

عزیز حاصل پوری

دہر میں ہے جلوہ گر جلوت رسُول اللہ کی
افتخارِ دوجہاں عزت رسُول اللہ کی

چاند سا مکھڑا کہ آتا ہے نظر نورِ خدا
ہے سوا خورشید سے صورت رسُول اللہ کی

اُن کی ہستی سے بھلا انکار کیا کوئی کرے
خود خدا کو بھی تو ہے چاہت رسُول اللہ کی

جھولیاں بھر کر لئے جاتے ہیں لاکھوں فیض سے
ہے نمایاں چار سُو رحمت رسُول اللہ کی

Marfat.com

تھام لیں گے حشر میں دامانِ پاکِ مصطفیٰ
بخشی جائے گی تمام اُمّت رسُول اللہ کی

آرزو مدّت سے ہے جی بھر کے دیکھوں ایک بار
جیتے جی آنکھوں سے میں تربت رسُول اللہ کی

نذرؔ اب تو چین سے کٹتا نہیں ہے ایک پل
رات دن تڑپائے ہے فُرقت رسُول اللہ کی

خورشید نذرؔ

ہے جانِ بہاراں بہارِ مدینہ
تو روحِ جناں لالہ زارِ مدینہ

زہے عزّت و اقتدارِ مدینہ
ہے مکّہ بھی منّت گزارِ مدینہ

محمدؐ ہیں وہ گلعذارِ مدینہ
کہ ہے جن سے قائم بہارِ مدینہ

نظر آئے گا کب دیارِ مدینہ
نگاہوں کو ہے انتظارِ مدینہ

کرم کی نظر شہریارِ مدینہ
بریں بندۂ خاکسارِ مدینہ

مُسلّم سہی عظمتِ عرشِ اعظم
مگر دلنشیں ہے وقارِ مدینہ

ہم آغوشِ رحمت مدینہ کا دولھا
عروسِ فلک ہمکنارِ مدینہ

Marfat.com

رُخ و گیسوئے مصطفےٰ کے ہیں مظہر
حقیقت ہیں لیل و نہارِ مدینہ

زمیں پر بھی جاری فلک پر بھی جاری
حکومت تری! تاجدارِ مدینہ

تجھی سے ہوا بار ور نخلِ ہستی
خوشا سبزۂ مرغزارِ مدینہ

مبارک ہوس تجھ کو حوروں کی زاہد
مجھے آرزوئے نگارِ مدینہ

ملیں گر مجھے سینکڑوں جنتیں بھی
تو کر دوں میں ساری نثارِ مدینہ

عزیز آرزو ہے کہ جب موت آئے
تو آئے سرِ رہگزارِ مدینہ

عزیز حاصل پوری

●

فصلِ گل لائی ہے عشرت کا پیام اے ساقی
وقت ہے وقت کہ ہو دور میں جام اے ساقی

یوں نگاہوں کا تری فیض ہو عام اے ساقی
کہ نہ جائے کوئی بے نیلِ مرام اے ساقی

تیری اس مست نگاہی کے تصدق کہ مجھے
مل گئی سرخوشیٔ کیفِ دوام اے ساقی

Marfat.com

اندازِ مُبیں، اک نورِ حسیں ۔ قرآن کی آیت نوک پلک
چاہے تو ازل کے مکھڑے سے ۔ گردوں کا آنچل جائے ڈھلک
چہرے پہ شفق اندازِ غنا ۔ قدرت کو لبھائے جس کی ڈلک
اس غیرتِ یوسف کی افضلؔ
رہ رہ کر اُٹھے جی میں للک

●

شبیر افضل جعفری

عرش صحرا، چاند ملہم، چاندنی الہام ہے
کیا سہانا وقت ہے کیا دلنشیں ہنگام ہے
جُرأت مدحت کروں کرنوں کا یہ پیغام ہے
ہیں یہ کیوں کہہ دوں مری فکرِ رسا ناکام ہے
اے زہے قسمت کہ ہوں مداحِ ختم المرسلیں صلی اللہ علیہ وسلم
جھومتی ہے رُوح ۔ دل پر بارشِ الہام ہے
اللہ اللہ ساقیِ کوثر کی ذات محترم!
آفتابِ صبحِ عالم، ماہتابِ شام ہے

...

Marfat.com

دکھا یا رب اِن آنکھوں کو نظارا کملی والے کا
مری مشکل کا حل ہے اک اشارا کملی والے کا

نگاہِ کفر کیونکر اعترافِ حق نہیں کرتی
ہر اک شے میں ہے جلوہ آشکارا کملی والے کا

ہماری زندگی و موت ہے اُن کے اشارے پر
بڑا گہرا تعلق ہے ہمارا کملی والے کا

اَلم میں گردشِ قسمت میں طوفانِ حوادث میں
ہر اک مشکل میں کام آیا سہارا کملی والے کا

یقیناً ہو گیا وہ بے تعلق نارِ دوزخ سے
لیا ہے دل سے جس نے نام پیارا کملی والے کا

شہنشہ ہو کے بھی بدلا نہ اندازِ فقیرانہ
پھٹی کملی میں ہوتا تھا گُذارا کملی والے کا

مری کشتی ہزاروں بار طوفانوں سے ٹکرائی
مگر ملتا رہا مجھ کو سہارا کملی والے کا

Marfat.com

کیا اک پل میں دو ٹکڑے مہ کامل کو اے حاصلؔ
نگاہوں میں ہے اب تک وہ اشارا کملی والے کا

حاصلؔ مرادآبادی

تیری رسائی ہے لامکاں تک ، جانے کہاں تک
تیری زمیں ہے بالائے افلاک
اے شاہِ لولاکؐ

تو آفتابِ عقل و فراست ، نورِ ہدایت
روشن ہے تجھ سے دنیائے ادراک
اے شاہِ لولاکؐ

تو نے بلایا بول اُٹھے پتھر ، اللہ اکبر
یوں دشمنوں پر بیٹھی تری دھاک
اے شاہِ لولاکؐ

تیری محبت میں کیف و مستی ، جھتگی بھی ہستی
ہم کس لئے ہوں شرمندۂ تاک
اے شاہِ لولاکؐ

Marfat.com

اس کو کہیں ہم شامِ غریباں، یا صبحِ خنداں
دامانِ امت ہے چاک در چاک
اے شاہِ لولاکؐ

ہم بیکسوں کی روداد سن لے، فریاد سن لے
بیتا ہے اپنی کتنی المناک
اے شاہِ لولاکؐ

کرتی رہے گی تجھ پر نچھاور، اشکوں کے گوہر
نمناک آنکھوں کی یہ موجِ بیباک
اے شاہِ لولاکؐ

عالم جو میرے جذبات کا ہے، تو جانتا ہے
دِل بھی ہے غمناک آنکھیں بھی نمناک
اے شاہِ لولاکؐ

آئے گا وہ دن کیا جانے کس دن، دیکھوں گا جس دن
آنکھوں سے اپنی میں روضۂ پاک
اے شاہِ لولاکؐ

Marfat.com

●

دیارِ عرش سجائے گئے تری خاطر
تمام پردے اٹھائے گئے تری خاطر

فلک پہ چاند ستاروں کا اہتمام بجا
یہ سب چراغ جلائے گئے تری خاطر

وہی تو فائزِ مقصد ہوئے زمانے میں
جو تیرے کوچے میں آئے گئے تری خاطر

نہ تھا کچھ اور بجز اس کے مقصدِ تخلیق
یہ دو جہان بنائے گئے تری خاطر

ترے جمال سے کرنا تھا آشنا اُن کو
کلیم طور پہ لائے گئے تری خاطر

نمودِ شام، طلوعِ سحر، وُرودِ بہار
یہ سب کرشمے دکھائے گئے تری خاطر

وہی نثار کا سرمایۂ حیات بنے
جو چند اشک بہائے گئے تری خاطر

اصغر نثار قریشی

●

قامت پہ فدا ذی شان ملک
قدموں پہ جھکے فرزندِ فلک

تلووں کو چومے عرشِ بریں
نظروں کی بلندی ذات تلک

معراج کی شب زلفوں سے عیاں
ماتھے پہ سحر کی مست جھلک

رفتار پہ قرباں دورِ زماں
گفتار سے کوثر جائے چھلک

Marfat.com

تیرے دیوانے ہیں پھر منتظرِ چشمِ کرم
ایک بار اور اِدھر گردشِ جام اے ساقی

اب نہیں ہوش مجھے تیرے تبسّم کی قسم
میں چلا ہاتھ سے اپنے مجھے تھام اے ساقی

آستاں سے ترے اب سر نہ اُٹھے گا ہر گز
میرا سودائے محبت نہیں خام اے ساقی

کیف تیری نگہِ مست کا جس مے میں نہ ہو
تیرے مستوں کیلئے ہے وہ حرام اے ساقی

میں تو تیری نگہِ مست کا سودائی ہوں!
بادہ و جام سے مجھ کو نہیں کام اے ساقی

سجدہ کرنے کو تو کرلوں ترے قدموں پہ مگر
یہ تو ہے پیروئ شیوۂ عام اے ساقی

اپنی کوتاہیٔ قسمت سے ہے لاچار بشیر
تیرے الطاف میں ہے کس کو کلام اے ساقی

بشیر حسین بشیر

عرضِ عزیزِ بے دست و پا ہے، یہ چاہتا ہے
پہنچے مدینے اُڑ کر مری خاک

اے شاہِ لولاکؐ

عزیز حاصل پوری

دلِ بیتاب میں یادِ شہداء آج بھی ہے
میری دُنیا غمِ دُنیا سے جُدا آج بھی ہے

ظلم کے سامنے تسلیم و رضا آج بھی ہے
کل جو تھا معرکۂ کرب و بلا آج بھی ہے

آسماں پر ذرا ابنِ ورکے بندو دیکھو!
اثرِ سرخیٔ خونِ شہداء آج بھی ہے

کون کہتا تھا یہ عشرے کی سحر سے پہلے
شبِ معراج کی پُرکیف فضا آج بھی ہے

شفقتِ اہلِ مدینہ و عدو کیا کہیئے!
بے حجاب اک لبِ خنجر پہ دُعا آج بھی ہے

کوہِ فاراں سے کوئی کہہ دے کہ تعظیم کرے
جلوہ بر دوشِ ردائے شہدا آج بھی ہے

اے غریب الغربا کچھ تو عطا ہو جائے
آپ کے کہنے میں مرضیٔ خدا آج بھی ہے

دل کی گہرائی سے دیکھیں تو ذرا اہلِ نظر
وُہی سر ہے وُہی پیمانِ وفا آج بھی ہے

اللہ اللہ یہ کمالِ اثرِ غنچہ دہن
خوں میں ڈوبی ہوئی پھولوں کی قبا آج بھی ہے

اصل تصویر میں کیا ہوگا وہ گل اے انصار
مرجعِ خلق جو نقشِ کفِ پا آج بھی ہے

شیخ انصار الہ آبادی

Marfat.com

بھر گئی تیرے ہی جلووں سے خلائے کائنات
فرش سے تا عرش جو گونجا ترا پیغام ہے
بادۂ کوثر سے ہے لبریز اُس کی ہر کرن
چاند تیرے نُور کا چھلکا ہوا اک جام ہے
خارزارِ زندگی ہے فیض سے تیرے چمن
تجھ سے تاباں عالمِ انسانیت کا نام ہے
تیرے احسانات سے ہے ساری دنیا سرنگوں
تُو ہی تو انسانِ کامل، ہادیِ اسلام ہے
سبز گنبد سے پیامِ امن پھر اُمّت کو دے
نام لیواؤں میں تیرے ابتری پھر عام ہے
اب تو منظرؔ کو بھی کر دے شادکامِ آرزو
اک زمانے سے اسیرِ گردشِ ایّام ہے

منظر صدیقی

آپ جب رونق فروزِ بزمِ امکاں ہو گئے
ظلمتوں سے نُور کے گوشے نمایاں ہو گئے

Marfat.com

آپ کی اُلفت میں جو دامن گریباں ہو گئے
میرا ایماں ہے کہ وہ جزوِ بہاراں ہو گئے

جو مقدر سے امینِ سوزِ عرفاں ہو گئے
جانے کتنے طُور اُن سینوں میں پنہاں ہو گئے

دل کے پردے عشق میں سازِ رگِ جاں ہو گئے
ہم نے دِل پر ہاتھ رکھا اور مسلماں ہو گئے

جب خُدا نے ہم پہ رحمت کی ، فرشتہ کر دیا
جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اُٹھی تو انساں ہو گئے

آپ جب برسا گئے ہیں شبنمِ لُطف و کرم ؛
گل تو کیا ، کانٹے بھی تقدیرِ گلستاں ہو گئے

عشق کی فطرت کو اک پیغام کا تھا انتظار
جب وہ پیغام آ گیا قطرے بھی طوفاں ہو گئے

یہ بھی ہے عاصی مرے وجدان پر فیضانِ خاص
روح کے پردوں سے کچھ نغمے گل افشاں ہو گئے

عاصی کرنالی

Marfat.com

جس کو محبوب خدا کا عشق حاصل ہوگیا
وہ قسم اللہ کی انسان کامل ہوگیا

حضرت آدمؑ میں جو حسنِ ازل تھا ماہِ نو
بڑھتے بڑھتے وہ نبی تک ماہِ کامل ہوگیا

جب عرب کے مہ جبیں کا حسن جلوہ گر ہُوا
چاند ٹکڑے ہوگیا بُت خانہ بسمل ہوگیا

جس نے دیکھا روئے احمدؐ اُس نے دیکھا نورِ حق
مصطفٰے سے جو ملا وہ حق سے واصل ہوگیا

اُس کو خادم دونوں عالم کی ملیں سب نعمتیں
جو محمدؐ مصطفٰے کے در پہ سائل ہوگیا

خادم اجمیری

حضرت خیر البشرؐ وہ سرورِ کون و مکاں
وہ رئیسِ عرشیاں وہ خاتمِ پیغمبراں

Marfat.com

وہ کلاہِ بے کلاہاں مایۂ بے مائیگاں
وہ نگاہِ بے نگاہاں دستگیرِ بیکساں
اس کا ہر نقشِ قدم ہے مشعلِ راہِ حیات
وہ امیرِ کارواں فانوسِ ایوانِ جہاں
آسمانوں کی جبیں اس کے قدم پر سرنگوں
ایستادہ ہے جلو میں لشکرِ روبیاں
اس نے سلجھائی غمِ گیتی کی زلفِ خم بہ خم
اس نے ذرّوں کو بنایا آفتاب و کہکشاں
اس نے بندے کو الوہیت شناسا کر دیا
مرکزی نقطہ وہ جس کے گرد گھومی داستاں
وہ خطیبِ منبرِ پیغامِ جبریلِ امیں
خطبہ فرما وہ بہ اندازِ خلیلِ دوجہاں
اس کے ذوقِ آگہی پہ قدسیوں کو ناز تھا
محرمِ رازِ معیشت، ہادیِ کون و مکاں

Marfat.com

اس نے ڈالی سینۂ عالم میں طرحِ فکرِ نو
اس کے پاؤں پر جھکے تاج و سریرِ خسرواں

وہ شہنشاہِ دو عالم وہ رسولِ کائنات
صدرِ بزمِ آدمیت شہریارِ مرسلاں

پیکرِ خلق و مروت خالقِ مہر و خلوص
کارسازِ عاصیاں مشکل کشائے دو جہاں

حق شناس و حق نگر حق بیں حقیقت آشنا
خوش مزاج و خوش نفا خوش اعتماد و خوش گماں

اس کی رحمت سے ہوئی آرائشِ رنگِ حیات
اس کی موجِ لطف سے سیرابِ دشت و گلستاں

آج کا انساں بھی ہو سکتا ہے اُن سے فیض یاب
آج بھی ہے نغمہ پیرا بربطِ اُم الکتاب

عبدالکریم ثمر

تیری نظیر مل سکی مجھ کو نہ ممکنات میں
تو ہی ہے جلوہ گر فقط آئینۂ صفات میں

Marfat.com

تیری طلب سبھی کو ہے جنّ و بشر ہوں یا خدا
تیری ثنا زباں پہ ہے ورد ہے شش جہات میں

دو ہی قدم چلی تھی عقل جلد ٹھٹک کے رہ گئی
بھٹکے ہیں لاکھوں کارواں بیشۂ ماہیات میں

چاک ہو سینۂ قمر آئے پلٹ کے آفتاب
پڑھتے ہیں کلمہ سنگ بھی جان ہے معجزات میں

موسیٰ ہزار مرتبہ کھا کے گرے زمیں پہ غش
پاش ہوا ہے طورِ دل تیری تجلیّات میں

وہم و گماں سے دور ہے اوجِ کمالِ ذات تو
تُو نہ سما سکے کبھی میرے تخیلات میں

غایۂ خلقتِ جہاں مایۂ رفعتِ مکاں!
جلوہ گری تری ہی ہے ذرّۂ کائنات میں

تیرا تو فیض ہے عیاں بارش و سیل کی طرح
میری نجات مُستتر میری ہی سیات میں

Marfat.com

شمس بھی تیرا خوشہ چیں ہیں بھی مثالِ ذرّہ ہوں
میری چمک کا راز ہے تیری نوازشات ہیں

سیّدِ مرسلیں ہے تو شافعِ مذنبیں ہے تو
تیری ثنا محال ہے میرے تصوّرات میں

تیرا گذر ہے لامکاں تیرے ہیں قاب اَو دَ نٰی
منزلِ آخریں کو طے کر گئے ایک آن ہیں

مالکِ دو جہاں ہے تو ھادیٔ انس و جاں ہے تو
کون و مکاں کی وسعتیں تیرے تصوّرات ہیں

عرفاںؔ غلام ہے ترا اب ہے یہ آرزو کہ بس
میرے نصیب دید ہو روضہ ترا حیات ہیں

عرفاںؔ رضوی

لقب احمدؐ محمدؐ نام ختم المرسلینؐ تم ہو!
ہے صورت چاند اور سیرت ہیں خورشید مبیں تم ہو

رسالت ناز کرتی ہے وہ صادق اور امیں تم ہو
سہارا ہر مایوساں شفیع المذنبیں تم ہو،

جہاں تک دیکھتا ہوں میں دو عالم میں تمہیں تم ہو

تمہارے عشق کے صدقے کہ جس نے کھول دی قسمت
ملی ہے مجھ کو گھر بیٹھے ہوئے کونین کی دولت
اب اس سے بڑھ کے دنیا میں نہیں نعمت کوئی نعمت
جدائی میں بھی حاصل ہے مجھے دیدار کی لذت

مری آنکھوں میں پھرتے ہو مرے دل میں مکیں تم ہو

ہوا ہے اور نہ ہو گا حشر میں تم سا کوئی پیدا
خدا کے بعد حاصل ہے بزرگی کا تمہیں درجا
تمہیں کو ہے شرف کل انبیاء کی پیشوائی کا
تمہارا مرتبہ اعلیٰ تمہارا بول ہے بالا

سراپا نور ہو محبوب رب العالمین تم ہو

کرشمے رک نہیں سکتے کبھی بھی جوش ایماں کے
جدا ہوتی نہیں خوشبو گل تر کی گل تر سے
عقیدت نے جدائی کے اٹھا ڈالے ہیں سب پردے
یہ دوری بھی ہے کیا دوری اسے دوری نہیں کہتے

Marfat.com

نظر سے دور ہو لیکن مرے دل کے قریں تم ہو
تمہیں آقا تمہیں مولیٰ تمہیں ہادی تمہیں رہبر
تمہیں ہو مالکِ کوثر تمہیں ہو شافعِ محشر
تمہارے کلمہ گو ہوتے نہیں غمگیں اے سرورؐ
شفاعت کا نہ باندھے آسرا دل سے قمرؔ کیونکر
خدا خود کہہ رہا ہے رحمت للعالمینؐ تم ہو

قمرؔ لکھنوی

نور تمہارا طور سے اعلیٰ فرش تمہارا عرش سے بالا
دل ہیں کرو میرے بھی اُجالا صلّی اللہُ علیک وسلّم
رُخ پہ ہے تاباں شانِ امامت زیبِ بدن ہے مہرِ نبوّت
سر پہ درخشاں تاجِ رسالت صلّی اللہُ علیک وسلّم
رُخ ہے تمہارا وہ رُخِ انور جس سے ہے عالم سارا منوّر
جس کی ضیا ہے خلق کی رہبر صلّی اللہُ علیک وسلّم
نشّۂ وحدت جام تمہارا دل کا سکوں پیغام تمہارا
خُم ہے یہی خمخانۂ وحدت صلّی اللہُ علیک وسلّم

Marfat.com

نائبِ حق ہو شاہِ مدینہ، تم پہ لٹاؤں دل کا خزینہ
پار کرو اُمّت کا سفینہ صلّی اللہ علیک وسلّم
دشتِ الم کے ہو کے حوالے لُٹ گئے سارے قافلے والے
دامِ بلا سے کون نکالے صلّی اللہ علیک وسلّم
تم سے ہے عظمت عرشِ بریں کو، تم سے ہے عزت فرشِ زمیں کو
تم سے مسرّت قلبِ حزیں کو صلّی اللہ علیک وسلّم
تم سے ہے زینت ارض و سما کی، تم سے ہے رونق عرشِ عُلا کی
تم سے ہے زندہ خلق خدا کی صلّی اللہ علیک وسلّم
نورِ دو عالم تم سے ہے پیدا جلوۂ حق ہے تم سے ہویدا
ذاتِ خدا کی تم پہ ہے شیدا صلّی اللہ علیک وسلّم
اپنے درِ اقدس پہ بُلا لو مجھ کو سکونِ دل کی دعا دو
نقش غمِ دنیا کے مٹا دو صلّی اللہ علیک وسلّم
ہے یہ تمنّا دین کے سرور، مجھ کو نسیم خُلد بنا کر
کردو نثار بر روضۂ انور، صلّی اللہ علیک وسلّم

(آنسہ) وحیدہ خاتون نسیم

پھنسی ہے بحرِ غم میں میری کشتی یا رسُول اللہ
اغثنی یا رسُول اللہ، اغثنی یا رسُول اللہ

ہو تم روحِ روانِ بزمِ ہستی یا رسُول اللہ
تمہارے دم سے بستی ہے یہ بستی یا رسُول اللہ

رضا منظور ہے جس کو تمہاری یا رسُول اللہ
خدا بھی اُس سے ہے لاریب راضی یا رسول اللہ

سرِ محشر یہ پاؤں خوش نصیبی یا رسُول اللہ
اُٹھوں کہتا ہوا میں "یا حبیبی" یا رسُول اللہ

تمہی ہو مظہرِ توحید باری یا رسُول اللہ
تمہی پر ختم ہے پیغمبری بھی یا رسول اللہ

کمالِ معجزہ یہ ہے کہ دے دی سنگریزوں نے
نبوت کی صداقت پر گواہی یا رسُول اللہ

نبوت میں رسالت میں کمالات و فضیلت میں
نہیں ملتا تمہارا کوئی ثانی یا رسُول اللہ

Marfat.com

تمام اسرار تم پر خالقِ اسرار نے کھولے
کوئی بات اس نے پوشیدہ نہ رکھی یا رسُول اللہ

زمانہ جا رہا ہے جس طرف معلوم ہے تم کو!
نہیں تم سے جہاں کا حال مخفی یا رسول اللہ

تمہی سے ہم گنہگاروں کی اُمیدیں ہیں وابستہ
تمہی اک، لاج رکھو گے ہماری یا رسُول اللہ

تمہی نے ہر دلِ مایوس کو ذوقِ یقیں بخشا
تمہی سے دہر نے تسکین پائی یا رسُول اللہ

نوازا دولتِ ایماں سے ہر نادار کو تو نے
ہوئے منعم ترے در کے بھکاری یا رسول اللہ

تمہارے عشق میں ملتی ہے ہمدوشِ اجل ہو کر
عروسِ زندگی سے ہمکناری یا رسُول اللہ

رہوں میں سرخوش و سرشارِ صہبائے وِلا ہر دم
مجھے ہو مرحمت وہ کیف و مستی یا رسُول اللہ

Marfat.com

مرا ذوقِ طلب لفظ و بیاں میں آ نہیں سکتا
یہ افسانہ حقیقت پر ہے مبنی یا رسُول اللہ

چھُپا لینا عزیزِ روسیہ کو اپنے دامن میں!
نہ ہو محشر میں اُس کی روسیاہی یا رسُول اللہ

عزیزؔ حاصل پوری

بڑھاتا ہے خدائے لم یزل عظمت محمّد کی
حدیثِ پاک کا مضموں ہے حکمت محمّد کی

جہاں میں جس کو زندہ باقی رہے چاہت محمّد کی
اُسی کا حق ہے، پائے گا وہی جنّت محمّد کی

اشارے سے فقط انگلی کے ہو شق القمر ظاہر
ہُوا ثابت عناصر پر تھی کیا قدرت محمّد کی

چھٹی ظلمت ہوا ہر سُو اُجالا نورِ سرمد سے
سعادت ہے جہاں کے واسطے بعثت محمّد کی

نہ کیوں بختِ رسا ہو مومنوں کا رشک کے قابل
کہ اپنی جاں نچھاور کر کے کی خدمت محمّد کی!

جبھی تو رحمت اللعالمینؐ ان کا لقب ٹھہرا
کہ تھی کون و مکاں کے واسطے رحمت محمدؐ کی

تجمّل میں تحمّل میں نہیں ہمسر کوئی اُن کا !
نگاہِ غور سے دیکھے کوئی عظمت محمدؐ کی

وہی سر ہے کہ جس سر میں ہے سودا عشقِ احمدؐ کا
وہی دل ہے کہ ہو جس میں نہاں اُلفت محمدؐ کی

مشامِ جاں مہک اُٹھے نہ کیوں صحنِ گلستاں میں
شمیمِ گُل اُڑا کر لائی ہے نکہت محمدؐ کی

جلا سکتی نہیں نارِ جہنّم پھر کبھی اس کو
کہ جس نے خواب میں بھی دیکھ لی صورت محمدؐ کی

خطاکاروں، گنہگاروں پہ تھی چشمِ کرم اُن کی
خطاپوشی، کرم کوشی یہ تھی عادت محمدؐ کی

تمنّا ہے کہ دیکھوں گنبدِ خضریٰ ان آنکھوں سے
ہے پوشیدہ دلِ مہجور میں حسرت محمدؐ کی

Marfat.com

مشیت تھی کہ ان کا بول بالا ہو زمانے میں
شبِ معراج سے ظاہر ہوئی رفعت محمدؐ کی

رسول پاک کا وعدہ ہے اے رازِ حزیں سچا
نہیں جائے گی دوزخ میں کبھی اُمت محمدؐ کی

رازؔ یوسفی

عرش بریں ایوانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
فرشِ زمیں میدانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

حکم خدا فرمانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کلمۂ حق اعلانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ مکرم، نورِ مجسم، نورِ مقدم، نورِ مؤخر
نورِ خدا برھانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ساقیٔ کوثر، رحمتِ داور، شافع محشر، ہادیٔ رہبر
ارفع و اعلیٰ شانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

مصحفِ قراں نور ہے ایسا جس کی آیت آیت واللہ
عکسِ رخِ تابانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

مرجع عالم کعبۂ ایماں فخرِ نبوت مظہرِ یزداں
حمدِ خدا عنوانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

اُنکو پاکر حق کو پایا ہے پایاں ہے اُن کا پایہ
دامنِ حق دامانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

عارف ہر اسرار ہوا وہ جس نے پیا ہشیار ہوا
جامِ مئے عرفانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

اُمت کا غم اور شب بسر خالق سے بخشش کا تقاضا
عاصیوں پر فیضانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ ہیں بعد خالقِ اکبر سب سے افضل سب سے بہتر
حمد و ثنا شایانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حور و ملک کیا جن و لبشر کیا ارض و سما کیا شمس و قمر کیا
سب ہیں اَدب قربانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلّم

ادب سیمابی

محمدؐ شہنشاہِ ارض و سما ہیں انہیں کی خدائی پہ ہے حکمرانی

وہی ذرّے ذرّے میں جلوہ نما ہیں
وہ خیر الوریٰ مصطفےٰ مجتبا ہیں
وہ لاریب مولائے ہر دوسرا ہیں
محمدؐ شہنشاہِ ارض و سما ہیں انہیں کی خدائی پہ ہے حکمرانی

وہی ابتدا ہیں، وہی انتہا ہیں
وہی نورِ حق، خاتم الانبیاء ہیں
وہ محبوبِ حق ہیں حبیبِ خدا ہیں
محمدؐ شہنشاہِ ارض و سما ہیں انہیں کی خدائی پہ ہے حکمرانی

یہ غلمان حور و بشر اور فرشتے
انہیں کی غلامی پہ ہیں فخر کرتے
انہیں کے سبب کلمۂ حق ہیں پڑھتے

Marfat.com

محمد شہنشاہِ ارض و سما ہیں انہیں کی خدائی پہ ہے حکمرانی

یہ چاند اور سورج سبھی ماہ پارے
انہیں کی ضیا سے منور ہیں سارے
جہاں میں ہے رونق انہیں کے سہارے
محمد شہنشاہ ارض و سما ہیں انہیں کی خدائی پہ ہے حکمرانی

وہ چاہیں تو سورج کو الٹا پھرا دیں
اشارے میں اک چاند کو دو بنا دیں
وہ بے جان ذروں سے کلمہ پڑھا دیں
محمد شہنشاہِ ارض و سما ہیں انہیں کی خدائی پہ ہے حکمرانی

وہ غمخوارِ عالم وہ قاسمِ کوثر
دو عالم کی رحمت ہے وہ نورِ اطہر
شرف کیوں کرے نہ بھلا ناز اُن پر
محمد شہنشاہِ ارض و سما ہیں انہیں کی خدائی پہ ہے حکمرانی

شرف شیخوپوری

جہاں میں کون ہے ایسا سوالی یا رسول اللہ
تمہارے در سے جو لوٹا ہو خالی یا رسول اللہ

بنایا حق نے تم کو انبیاء پر "حاکم اعلیٰ"
تم اقلیم نبوت کے ہو والی یا رسول اللہ

ہوئے سارے نبی یوں تو عظیم المرتبت لیکن
تمہاری شان ہے سب سے نرالی یا رسول اللہ

رسالت سے الگ توحید کا پانا نہیں ممکن
کہیں اک ہاتھ سے بجتی ہے تالی یا رسول اللہ

اُدھر کفارِ یثرب کی وہ پیہم تلخ گفتاری
اِدھر یہ آپ کی شیریں مقالی یا رسول اللہ

سرِ محشر جلالِ کبریا دیکھا نہیں جاتا
دکھا دو جلوۂ شانِ جمالی یا رسول اللہ

مرے نخلِ تمنا کی طرف بھی اک نظر للہ
کہ ہیں باغِ جہاں کے آپ مالی یا رسول اللہ

Marfat.com

نگاہِ شوق ہو جائے منوّر جب نظر آئے
تمہارے روضۂ انور کی جالی یا رسول اللہ

خدارا اب مجھے اذنِ حضوری دو کہ فرقت میں
طبیعت ہو گئی ہے لاابالی ، یا رسول اللہ

نوائے شوق میری ڈوب جائے کیف و مستی میں
عطا ہو بادۂ عشقِ بلالیؓ ، یا رسول اللہ

شرابِ دید سے بھر دو مری آنکھوں کے پیمانے
ہیں منھ کھولے ہوئے یہ جامِ خالی یا رسول اللہ

کرم کی اک نظر اس پر ، کہ اب دیکھی نہیں جاتی
عزیزِ زار کی آشفتہ حالی یا رسول اللہ

عزیز حاصل پوری

آپ کی سب سے بڑی شان مدینے والے
آپ ہیں حاملِ قرآن مدینے والے

مجھ کو طوفانِ حوادث کا ہو خطرہ کیوں کر
آپ ہیں میرے نگہبان مدینے والے

Marfat.com

مشکلیں در پہ تیرے ہوتی ہیں سب کی آساں
میری مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

ہوں گنہگار، مگر مجھ کو نہیں کوئی خطر
آپ بخشش کا ہیں سامان مدینے والے

صورت ماہی بے آب ہوں بے تاب و تواں
آپ کی یاد میں ہر آن مدینے والے

اپنا دیدار دکھا دو تمہیں رحمت کی قسم
تم پہ قربان دل و جان مدینے والے

یہ تمنا ہے کہ عرفاںؔ کو بنا لیں للّٰہ
اپنے دربار کا دربان مدینے والے

عرفاںؔ رضوی

راہوں میں اجالا ہوتا ہے ذرّوں میں ستارے ہوتے ہیں
یہ ان کی نظر کا صدقہ ہے پُر نور نظارے ہوتے ہیں

یہ شوق کی منزل کیا کہئے ہر گام پہ ہیں آلام نئے
اس راہ میں چلنے والوں کو تیرے ہی سہارے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

جب ان کی نظر ہو جاتی ہے جب اُن کا کرم ہو جاتا ہے
ہر بات ہماری بنتی ہے سب کام ہمارے ہوتے ہیں

اے جذبۂ دل بیدار بھی ہو اے شوق نظر ہشیار بھی ہو
پھر یاد وہ تجھ کو کرتے ہیں پھر ان کے اشارے ہوتے ہیں

یہ چاند یہ سورج یہ تارے، یہ نور یہ نکہت یہ جلوے
دیکھیں جو نگاہِ دل سے ہم سب عکس تمہارے ہوتے ہیں

تقدیر کی کشتی بہتی ہے تدبیر کی نازک موجوں پر
اک سمت تلاطم ہوتا ہے اک سمت کنارے ہوتے ہیں

جلتی ہیں امیدیں ملنے کی اُٹھتا ہے دھواں محرومی کا
ہاتف کے دھڑکتے سینے میں فرقت کے شرارے ہوتے ہیں

بہ بحر حسینی

عرفانِ حق کی شمع جلائی حضور نے
تاریکیوں میں راہ دکھائی حضور نے

کثرت پرست ایک ہی جلوے میں کھو گئے
وحدت کی مے جہاں کو پلائی حضور نے

مہر و وفا عطا و کرم ہیں خدا کے بعد
کی ہے جہاں کے دل پہ خدائی حضور نے

قرآن کی زبان میں کون و مکاں کی بات
اللہ نے جو کی وہ بتائی حضور نے

Marfat.com

شیرازۂ حیات بکھرنے سے بچ گیا
بگڑی ہوئی بشر کی بنائی حضورؐ نے

منزل نے گمرہوں کو گلے سے لگا لیا
کی اس طرح سے راہنمائی حضورؐ نے

ملتی نہیں حضورؐ کے اخلاق کی مثال
کی دشمنوں سے بھی تو بھلائی حضورؐ نے

ذروں کو مہر و ماہ کی تقدیر بخش دی
جس سمت بھی نگاہ اٹھائی حضورؐ نے

ہیں اسکی ٹھوکروں میں زمانے کی عظمتیں
بخشی ہے جس کو اپنی گدائی حضورؐ نے

کرکے عطا مجھے دلِ بے مدعا طفیلؔ
بخشی ہر ایک غم سے رہائی حضورؐ نے

طفیل ہوشیارپوری

●

یا شاہِ مدینہ دل کا مرے، ارمان یہ پورا ہو جائے
ہنگامِ اجل سے پہلے مجھے، طیبہ کا نظارا ہو جائے

حاصل ہو کمالِ ذوقِ نظر، اے کاش کہ ایسا ہو جائے
جس وقت میں آنکھیں بند کروں، روضے کا نظارا ہو جائے

روشن ہیں انہیں کے پرتو سے، یہ شمس و قمر یہ سیارے
روپوش ہوں گر جلوے انکے، ہر سمت اندھیرا ہو جائے

Marfat.com

طوفان بلا کی موجیں ہیں، اور امتِ عاصی کی کشتی
یا شاہِ مدینہ اب تو کوئی، رحمت کا اشارہ ہو جائے

اے ماہ عرب اے مہر عجم، اے جان جہاں ایمانِ جہاں
کیا اس کو دو عالم کی پروا، جو صرف تمہارا ہو جائے

سو بار مدینے گر جاؤں، کب دل کو سیری ہوتی ہے
دل نذرِ مدینہ کر آؤں، یا دل ہی مدینہ ہو جائے

کیوں کر نہ مٹا ڈالوں ہستی، میں عشقِ محمد میں عاصل
جو آپ پہ قرباں ہو جائے، اللہ کا پیارا ہو جائے

حاصل مراد آبادی

سب سے اولٰے و اعلٰے ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل — اور رسولوں سے اعلٰے ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیاء تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

Marfat.com

ذکر پھیکا رہے جب نہ مذکور ہو　　حُسنِ نمکین والا ہمارا نبی
جس کی دو بوندیں ہیں کوثر و سلسبیل　　ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
سارے اونچوں سے اونچا سمجھیے جسے　　ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد　　ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

رضاؔ بریلوی

●

اے احمدِ مرسل نورِ خدا، تری ذاتِ صفا کا کیا کہنا
پڑھتے ہیں ملائک صلِّ علیٰ، تری شانِ علا کا کیا کہنا

چہرے پہ ہیں قرباں شمس و قمر، زلفوں پہ تصدق شام و سحر
رخساروں پہ ٹھہرے کس کی نظر، ترے منہ کی جلا کا کیا کہنا

سوگند ہے چہرے کی شمس و ضحیٰ، واللیل ہے تیری زلفِ دوتا
سینے کی صفت ہے الم نشرح ترے دل کی فضا کا کیا کہنا

والعصر ہے تیرے زماں کی قسم، ولعمرک ہے تیری جاں کی قسم
والبلد ہے تیرے مکاں کی قسم، تیرے رہنے کی جا کا کیا کہنا

Marfat.com

جبریل رہے، براق تھکے، رفرف بھی آگے جا نہ سکے
دب اُدنُ منی حبیبی کہے تیرے قرب خدا کا کیا کہنا

کھایا نہ کبھی بھی جی بھر کر، خود بھوکے رہے باندھے پتھر
اوروں کو دیا جھولی بھر بھر تیرے دستِ عطا کا کیا کہنا

سائل جو کبھی در پر آیا۔ خالی نہ کبھی اس کو پھیرا
جو اس نے مانگا، وہی دیا، تیری جود و سخا کا کیا کہنا

بدبخت جو تھے وہ نیک ہوئے، لڑتے تھے ہمیشہ جو ایک ہوئے
تو نے جھگڑے سارے میٹ دیئے تیرے فہم و ذکا کا کیا کہنا

کفار نے کیا کیا کچھ نہ کیا پر تو نے نہ کی کچھ ان پہ جفا
رب اھد قومی منہ سے کہا تیرے مہر و وفا کا کیا کہنا

صابر سے کہاں ہو مدح تری تیرے خلق ہیں ہے قرآن بھی
جب تیری ثنا اللہ نے کی پھر مجھ سے گدا کا کیا کہنا

صابر حسین

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوہ ظاہر گیا

Marfat.com

تیری مرضی پا گیا، سورج پھر الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجا چر گیا

بڑھ چلی تیری ضیا اندھیرا عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا
تیری برکت سے نجی اللہ کا بجرا تر گیا

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھرتھرا کر گر گیا

ہیں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جس سے اتنے کافروں کا دفعتہً منھ پھر گیا

کیوں جناب بوہریرہؓ تھا وہ کیسا جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منھ بھر گیا

وہ کہ اس در کا ہوا، خلق خدا اس کی ہوئی
وہ کہ اس در سے پھرا، اللہ اس سے پھر گیا

ٹھوکریں کھاتے پھروگے ان کے در پر پڑ رہو
قافلہ تو اے رضاؔ اوّل گیا آخر گیا

(رضا بریلوی)

Marfat.com

مدینے سے میں پیغامِ محبت لے کے آیا ہوں
شعورِ ارتقائے آدمیت لے کے آیا ہوں

علاجِ تلخیِ جبرِ مشیت لے کے آیا ہوں
جبینِ شوق میں حسنِ عقیدت لے کے آیا ہوں

فرشتے جس مقدس بارگہ کا طواف کرتے ہیں
اسی درگاہ سے درسِ حقیقت لے کے آیا ہوں

مجھے بخشا گیا فقر و غنائے بوذرؓ و حیدرؓ
کہ میں اب دین اور ایماں کی دولت لے کے آیا ہوں

بہت ارفع و اعلیٰ ہیں مدارج عشق و مستی کے
فسانے کے ہیولوں میں حقیقت لے کے آیا ہوں

کہو دنیا سے میرے عزم و ہمت سے سبق سیکھے
کہ میں فکر و نظر میں استقامت لے کے آیا ہوں

حقیقت ہے بطورِ خاص دربارِ رسالت سے
جمالِ حسن درسِ شعر و حکمت لے کے آیا ہوں

Marfat.com

زمانہ دیکھ کر جس کو خوشی سے جھوم اٹھا ہے
وہ عظمت وہ نیابت وہ عزیمت لے کے آیا ہوں

جھلک فردوس کی ہے گنبدِ خضریٰ کا نظارہ
نظر میں سربلندی اور رفعت لے کے آیا ہوں

تہی داماں گیا تھا اے ثمرؔ گلزارِ طیبہ سے
معنبر پھول جلوہ زارِ عظمت لے کے آیا ہوں

عبدالکریم ثمرؔ

اے حاصلِ دو عالم اے گوہرِ یکدانہ
جو ہے ترا شیدا ہے دیوانہ کہ فرزانہ

اے رحمتِ بے پایاں اے لطفِ کریمانہ
آیا ہوں ترے در پر باوصفِ فقیرانہ

اے رہبرِ کامل یہ فیضِ قدم تیرا
ہے سینۂ صحرا بھی غیرت دہِ گلخانہ

اے شاہِ کرم گستر سلطانِ جہاں پرور
کونین کا تو وارث اور شان فقیرانہ

اے جلوۂ لولاکی سب تیری بدولت ہیں
اطوار شریفانہ اوصاف کریمانہ

اک تیری نظر سے ہے فردوس بکف ورنہ
یہ گلشنِ ہستی تھا ویرانہ بہ ویرانہ

آغازِ بہاراں سے انجامِ بہاراں تک
اک فرصتِ گلچینی اک شوقِ فراوانہ

توفیق کرے مولا افکارِ ثمرؔ کو بھی
اندازِ حکیمانہ پیغامِ خلیلانہ

عبدالکریم ثمرؔ

●

صلی اللہ علیہ وسلم
محمد کا گذر گر جانب گلزار ہو جائے
مثالِ گُل تبسم آفریں ہر خار ہو جائے

محمد گر ہمارا مرکزِ افکار ہو جائے
تو ہر دل کو میسّر دولتِ بیدار ہو جائے

اگر فکرِ نبی جلوہ گہِ افکار ہو جائے
شب تاریکِ انساں عالم انوار ہو جائے

وہ مومن ہے جسے توحید کا اقرار ہو جائے
وہ کافر ہے جسے توحید سے انکار ہو جائے

محمد گر ہو کوثر ناخدا اپنے سفینے کا
ہمارے واسطے ساحل ہر اک منجدھار ہو جائے

منیف جمالی

●

مختارِ دو عالم شہِ ذیشانِ مدینہ
وہ نورِ مجسم مہِ تابانِ مدینہ

دن رات تصور میں ہیں سلطانِ مدینہ
ہر وقت مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ

اللہ رے بہارِ گل و ریحانِ مدینہ
خواہاں نہیں فردوس کا خواہانِ مدینہ

القاب سے آداب سے اللہ مخاطب
اللہ رے یہ عظمتِ سلطانِ مدینہ

بلبل کی طرح گاتا پھروں نعت کے نغمے
ہے سیرِ جناں سیرِ گلستانِ مدینہ

ہے گلشنِ ہستی کے لئے جانِ بہاراں
اللہ کی قسم وہ گلِ خندانِ مدینہ

اے کاش مدینہ کی زیارت ہو میسّر
دل میں ہے فزوں تر غمِ ہجرانِ مدینہ

Marfat.com

قرطاسِ دلِ عاشقِ احمد پہ محرّر
افسانۂ مکّہ ہے بہ عنوانِ مدینہ
اظہر تو ازل ہی سے ہے شیدائے محمدؐ
ہو کیوں نہ دل و جان سے قربانِ مدینہ

•

جہاں بھی خدا کا کرم دیکھتے ہیں
یہ برکاتِ شاہِ امم دیکھتے ہیں
وہاں سے مسلسل نزولِ ملائک
یہ شانِ وقارِ حرم دیکھتے ہیں
ترا در وہ در ہے کہ رُوم و عجم کی
جہاں نخوتیں سر بہ خم دیکھتے ہیں
نظر میں ہے جن کی گلستانِ طیبہ
وہ کب سوئے باغِ ارم دیکھتے ہیں
جبیں سجدہ کرتی ہے اس جا پہ بڑھ کر یوں
جہاں ان کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں
خیالِ شہِ بحر و بر اللہ اللہ
کہ اب دل سے تسکین بہم دیکھتے ہیں
شہاب حزیں کس کی فرقت کا غم ہے
تری چشم میں آج نم دیکھتے ہیں

•

مسرور کیا سرشار کیا اس کالی کملی والے نے
سب ذرّوں کو گلزار کیا اس کالی کملی والے نے

Marfat.com

غمناک اندھیرے دور ہوئے تاریک نصیبے دور ہوئے
جب امت کو بیدار کیا اس کالی کملی والے نے

کلیوں نے کہا سبحان اللہ پھولوں نے کہا کہ صل اللہ
یہ گلشن لالہ زار کیا اس کالی کملی والے نے

توحید کا کلمہ پڑھوایا اور اذن الٰہی سنوایا
پھر امت کو ہشیار کیا اس کالی کملی والے نے

ہے سیدِ عالم شمعِ جہاں سرتاج رسل محبوب خدا
یہ ارض و سما ضو بار کیا اس کالی کملی والے نے

جس سمت نگاہِ خاص اٹھی اور زلف مقدس لہرائی
اس عالم کو انوار کیا اس کالی کملی والے نے

شیدائے رسول اکرم ہے دیدار کا خواہاں ہے اصغرؔ
دل غیرتِ صد گلزار کیا اس کالی کملی والے نے

اصغر مینائی

رہ نوردانِ محبت کو قرار آجائے
گر ادھر وہ عربی ناقہ سوار آجائے
پھر ہر اک دشت پہ جنت کا نکھار آجائے
پھر مدینہ سے اگر بادِ بہار آجائے

Marfat.com

گرچہ ہے عرش سے تا فرش تمہارا ہی ظہور / تم جو اس بزم میں آ جاؤ بہار آ جائے
اک جھلک کاش دکھائیں رُخِ انور کی حضور / بیقراروں کو سرِ حشر قرار آ جائے
ہے قدم بوسی ساقی کی جو حسرت دل میں / لبِ تسنیم ہر اک بادہ گسار آ جائے
نگہِ ساقیِ کوثر میں ہے وہ کیف و سرور / خود بخود رندوں کی آنکھوں میں خمار آ جائے
ہو جو اعجاز نما گنبدِ خضرا کی کشش / خلد ہونے کو مدینہ پہ نثار آ جائے
دامنِ شافعِ کونین میں مل جائے پناہ / عملِ بد سے جو مجرم تجھے عار آ جائے
کحلِ ما زاغ بنے دیدۂ بینا کے لئے / آنکھ میں اُڑ کے مدینہ کا غبار آ جائے
ہر نفس نامِ شہ دین کا رہے وردِ زباں / کاش مجھ کو یہ سلیقہ یہ شعار آ جائے
آئینہ خانہ بنے انجمن کون و مکاں / آئینہ لے کے جو وہ آئینہ دار آ جائے
ساتھ لائیں جو نکیرین وہ تصویر منیر / جلوۂ طور نظر زیرِ مزار آ جائے
دل سے جب روح کرے عرش کو بازیب پرواز / دل میں وہ تاجورِ عرش وقار آ جائے
مجمعِ حشر میں وہ رُخ سے اُلٹ دیں جو نقاب / عید کا چاند نظر روزِ شمار آ جائے
کب سے لب تشنہ ہیں حاضر درِ میخانہ پہ / کاش پھر سوئے حرم ابرِ بہار آ جائے

مدنی چاند کے جلوے جو ہوں فردوسِ نظر
باغِ ہستی میں ضیاؔ تازہ بہار آ جائے

ضیاء القادری

Marfat.com

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لئے ہوئے تو دل بے قرار ہم بھی ہیں

ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

کھلا دو غنچۂ دل صدقہ باد دامن کا
امیدوار نسیم بہار ہم بھی ہیں

تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سر رہ گزار ہم بھی ہیں

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

یہ کس شہنشہ والا کا صدقہ بٹتا ہے
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں

حسن ہے جن کی سخاوت کی دھوم عالم میں
انہیں کے تم بھی ہو اک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

مولانا حسن رضا خاں

دونوں عالم میں نہیں ہم شان وہمتائے رسولؐ
مرحبا صلِّ علیٰ یہ شان ولائے رسولؐ

Marfat.com

عشق ہے بلبل کو گل سے میں ہوں شیدائے رسولؐ
اس کے لب پر ہائے گل لب پہ مرے ہائے رسولؐ

اپنی آنکھوں میں لگاؤں اس کو سرمہ کی طرح
مجھ کو مل جائے اگر خاکِ کفِ پائے رسولؐ

مرحبا صلِّ علیٰ رحمت کشِ تزئین تھی
کحلِ مازاغ البصر سے چشمِ شہلائے رسولؐ

پہنچے جس دم عرش پر خلوتسرائے قرب میں
قاب قوسین دنیٰ بخشی گئی جائے رسولؐ

اللہ اللہ تھا شبِ معراج یہ حق کا کلام
مجھ کو ہے منظور وہ سب کچھ جو فرمائے رسولؐ

یہ کرم ان کا کہ پیشِ رب زبان پاک پر
جز سوالِ بخششِ امت نہ کچھ لائے رسولؐ

آتشِ دوزخ جلا سکتی نہیں ہرگز مجھے
مجھ میں دل ہے اور دل میں ہے تولائے رسولؐ

Marfat.com

آپ کی توصیف اس انسان سے ممکن ہے کب
خالقِ اکبر ہے جب خود مدح فرمائے رسولؐ

ہیچ ہیں میرے لئے تنویرِ مہر و ماہتاب
میری نظروں میں ہے ہر دم روئے زیبائے رسولؐ

ایک لمحہ میں براقِ عرش پیما پر شہاب
خالقِ کون و مکاں کے پاس ہو آئے رسولؐ

حکیم شہاب آمروہی

الوہیت میں نہیں جس طرح خدا کا شریک
اسی طرح ہے رسالت میں تیری یکتائی

تری صفات کا آئینہ جب سے دیکھا ہے
نکھر گئی ہے رخِ زندگی کی رعنائی

نگاہ چاہیے تیرے جمال کی محرم
ابھی سے ہے ترے حسن سے شناسائی

کیا وہ کام کہ دنیا کا بن گیا دستور
کہی وہ بات کہ ارض و سما نے دہرائی

مری مراد، مرا مدعا، مرا مقصد
رہِ حجاز میں سو بار آبلہ پائی

آغا صادق

سحر سے بزم میں آئینہ برکف شان ایزد ہے
نمایاں رحمتِ حق ہے، عیاں نورِ محمدؐ ہے

یہ اعجاز جمال جلوۂ محبوبؐ ایزد ہے
جہاں میں آج تک تابانی نورِ محمدؐ ہے

سر محفل جو رخشاں روشنی عرشِ ایزد ہے
ہے سینہ طور سینا قلب میں نورِ محمدؐ ہے

بہار گلشن جنّت نثار سبز گنبد ہے
ریاضِ خلد میں نزہت فزا نورِ محمدؐ ہے

اسے "نور علیٰ نور" کی تفسیر مبین کہئے
اِدھر نور محمدؐ ہے، اُدھر نور محمدؐ ہے

ہیں وہ نور خدا اور خلق پیدا نور سے ان کے
زمیں سے تا فلک دیکھو جدھر نور محمدؐ ہے

فضائے بدر میں ہے چاندنی ماہِ مدینہ کی
احد کے ذرّہ ذرّہ سے عیاں نورِ محمدؐ ہے

Marfat.com

نکہتیں آئے ہیں لیکر جو وہ تصویر نورانی
تہہِ مدفن نمایاں تابشِ نورِ محمدؐ ہے

ہے زلفِ عنبریں تفسیرِ واللیل اذا یغشیٰ
کتابِ آسمانی روئے پُر نورِ محمدؐ ہے

بخطِ نور لکھی جا رہی ہیں نعت کی نظمیں
خدایا شاد فروزاں قلب میں نورِ محمدؐ ہے

مولانا ضیاء القادری

تصور میں ہیں سرکارِ مدینہ
حریمِ قدس کے جلوے یہی ہیں

نظر ہے سوئے دربارِ مدینہ
جنہیں کہتے ہیں انوارِ مدینہ

بہر سو بارشِ ابرِ کرم ہے
تمہارا میکدہ چھوٹیگا کیونکر

یہی کیا کم ہے ایثارِ مدینہ
کہاں جائیگا میخوارِ مدینہ

حیاتِ معتبر قدموں سے لپٹی
محبت کا سبب عرفاں نہ ہوگا

نظر آیا جو بیمارِ مدینہ
وہ کیا سمجھے گا اسرارِ مدینہ

نہ ہوگا آبلہ پائی کا شکوہ
میں اپنے دل کا سودا کر ہی لونگا

اگر مل جائیں گے خارِ مدینہ
ملے تو پہلے بازارِ مدینہ

Marfat.com

بہاریں جس کے دامن میں پلی ہیں
وصی وہ ہے چمن زارِ مدینہ

وصی سیتاپوری

●

احکامِ حق پیام کے سانچے میں ڈھل گئے
آقا اس ایک کام کے سانچے میں ڈھل گئے

تکمیل احترام کے سانچے میں ڈھل گئے
طالب ترے سلام کے سانچے میں ڈھل گئے

اس رحمتِ تمام سے نسبت جو ہو گئی
ہم رحمتِ مدام کے سانچے میں ڈھل گئے

وقت نماز آ گئے جب آپ سامنے
سجدے مرے قیام کے سانچے میں ڈھل گئے

کیا حکمِ کُن فکان تھا تکمیل کے لئے
دونوں جہاں نظام کے سانچے میں ڈھل گئے

اللہ کیفِ بادۂ عرفان معرفت
میخانے ایک جام کے سانچے میں ڈھل گئے

Marfat.com

جو عظمتِ حضورؐ سے واقف نہ ہو سکے
بدبختیِ مدام کے سانچے میں ڈھل گئے

بزمِ دنی سجی تو سرِ عرش رب ملک
تجدیدِ اہتمام کے سانچے میں ڈھل گئے

مستی جنہیں حضورؐ کے جلووں کی مل گئی
محویتِ دوام کے سانچے میں ڈھل گئے

واللہ کیا ہے شان غلامانِ مصطفٰے
شاہانہ احتشام کے سانچے میں ڈھل گئے

نکلے زباں سے لفظ جو مدحِ رسولؐ میں!
شبیرِ بنی کلام کے سانچے میں ڈھل گئے

میں نے کہے جو شعر تغزل میں بھی ادیب
وہ نعتیہ کلام کے سانچے میں ڈھل گئے

ادیب سیمابی

ازل سے ہوں میں پروانہ رُخِ پُر نورِ احمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا
وسیلہ حشر میں ہوگا یہی تحصیلِ مقصد کا

گوارا تھا خدا کو کب کہ ہو ثانی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
اسی باعث کیا پیدا نہ سایہ آپ کے قد کا

شعاع نور سے سارا زمانہ جگمگا اٹھا
ضیا افگن ہوا خورشید جب نور محمد کا

ہوئے بت سرنگوں لرزا پڑا ایوان کسریٰ میں
پڑا جب عالم ظلمات میں غل ان کی آمد کا

زباں کھولے ثنا میں ان کی کیا تاب بشر ہے یہ
ثنا خواں ہو خدا قرآں میں جب خود ہی محمد کا

جمال یوسفی پر تو زلیخا ہی تھی اک عاشق!
ہوا ہے دو جہاں شیدا جمال روئے احمد کا

خطا بخشی خدائے پاک نے آدم کی اک دم میں
دعا کی آپ نے جب واسطہ دیکر محمد کا

شب معراج تھی ہلچل عجب اک حور و غلماں میں
فلک پر شور اک برپا تھا ان کی آمد آمد کا

Marfat.com

بلا کر عرش پر اللہ نے کیں آپ سے باتیں
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے بھلا رتبہ محمد کا

کیا آدم کو سجدہ کیوں ملائک نے اسی باعث
کہ پیشانی پہ تھا ان کی درخشاں نور احمد کا

بھلا خلد بریں کب اس کی نظروں میں سماتی ہے
بسا ہو جس کی نظروں میں وہ نقشہ کوئے احمد کا

ہے روشن اس کے دل میں شمع عشق مصطفےٰ ہر دم
شہابِ زار کو کیا غم شبِ تاریکِ مرقد کا

(شہاب امروہی)

●

تخلیق دو عالم کے ہیں سبب کونین کے آقا کیا کہنا
ہیں تابع فرماں دونوں جہاں اے سید والا کیا کہنا

اے حامل قرآں اے شہِ دیں ہم کو تو بہت کچھ نعمتیں دیں
اے مالکِ دنیا کیا کہنا اے مالکِ عقبیٰ کیا کہنا

جب طور پہ اس کا جلوہ تھا موسیٰؑ کو ذرا بھی ہوش نہ تھا
آنکھوں سے خدا کو دیکھ لیا محبوبؐ تمہارا کیا کہنا

Marfat.com

ہاں بارہ ربیع الاوّل کو جب صبح صادق آ پہنچی
خورشید نبوت نے آ کر دنیا کو جگایا کیا کہنا

اے صَلِّ علٰے معراج کی شب وہ ماہِ عرب محبوبِ رب
اُن ہی کے قدم سر پر لینا اے عرش معلّٰے کیا کہنا

بو جہل کی مٹھی میں کنکر اس طرح شہادت دیتے تھے
واحد ہے خدا احمد ہیں نبی اعجاز نبی کا کیا کہنا

خالق کی عنایت ہے مجھ پر اُمت میں نبی کی ہوں انور
کیسے ہو مجھے خوفِ محشر جب میں ہوں اُنہیں کا کیا کہنا

جناب انور افسری

میں جنت نہیں اے خدا چاہتا ہوں
میں دیکھوں درِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم چاہتا ہوں

نہ عزت نہ عظمت نہ دولت کی خواہش
بنوں اُن کے در کا گدا چاہتا ہوں

مدینے میں جا کر وہاں سے نہ آؤں
یہ مقبول اپنی دعا چاہتا ہوں

Marfat.com

ہوں بیمار اُن کا غرض کیا کسی سے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی دوا چاہتا ہوں

خدا نے بنایا ہے بے مثل جس کو
میں اس شاہ کو دیکھنا چاہتا ہوں

وہ خود پوچھیں کیا چاہیئے تو کہوں میں
کہ دیدار بس آپ کا چاہتا ہوں

جمیلؔ اپنی آنکھوں کا سرمہ بناؤں
میں خاکِ درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہتا ہوں

حضرت جمیلؔ

ہے نام خدا سوادِ تحریر | واللیل اذا سجیٰ کی تفسیر
دریائے رواں ہے در نظم آج | یہ بحرِ خفیف، بحرِ مواج

ساعت ہے کمال بدرِ شب کی | شب ہے شرف عرب کی
بھیگی ہوئی رات آبرو سے | داخل ہوئی کعبہ میں وضو سے

اوڑھے ہوئے لیلیٰ گل اندام | شبنم کی ردا القصد احرام!
گویا کہ نہا کے آئی فی الحال | جھک جھک کے نچوڑتی ہوئی بال

ہر قطرۂ وضو کی فکر میں گم
ہر ذرہ کئے ہوئے تیمم !

کہتا ہے جھکا ہوا ناصیرا
ہو جائے قبول سجدہ میرا

ابر رحمت گھرے ہوئے ہیں
گیارات کے دن پھرے ہوئے ہیں

عمانِ کرم کے درِ منشور
قرآن شریف کے سورۂ نور

وارد ہوئے ابر ساں زمیں پر
ساتھ اُن کے براق برق پیکر

پہنچا ہے براق تک جو نامہ
دو ہاتھ اچھل پڑا ہے خامہ

ہاں اے مرے خامۂ سبک گام
آہستہ خرام بلکہ مخرام

چھوٹا سا فرس فرشتہ ہیکل
کھیت اس کا بہشت جلد جنگل

مہ پارۂ فلک سے آنے والا
اطلس کو کتاں بنانے والا

صحرائے شہود میں دمِ غیب
چلتی ہوئی راہ عالمِ غیب

بالجملہ وہ دونوں محرمِ قرب
پروانہ و شمعِ عالمِ قرب

حاضر ہوئے اس کے آستاں پر
جس کا کہ مکاں ہے لامکاں پر

محبوب خدائے انس و جاں کا
مقصود رموزِ کن فکاں کا

نور القمرین والکواکب
خورشیدِ مشارق و مغارب

Marfat.com

تشبیہ کے آئینہ میں تمثال تنزیہہ کی سلطنت کا اقبال
لاہوت مقام و عرش مسند شاہنشہ انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تا دورِ زمانہ بہر نازش تسلیم خدا احترامش

اس وقت وہ دفترِ معانی تھا داخل بیت اُمِّ ہانی

راحت تھی نیاز مندِ سر کی تھا خواب کا بخت خفتہ بیدار

رحمت کی ردائے مہر گستر گلگون و لطیف و صاف بستر

ہم غافلوں کا خیال ہر پل! آرائش پردہ ہائے مخمل

خضرِ رہِ حق سقیم منزل! سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل

آداب سے آپ کو اٹھایا بلکہ اپنے نصیب کو جگایا!

ہوگی نہ یہ پھر زمیں کی توقیر مٹی ہو ہزار بار اکسیر

انوار کا ہے ورود پیہم تاروں کی برس رہی ہے شبنم

جبریل ہیں اور براق بھی ہے قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہے

تحریک نسیم صبح صادق کشتی سبک و ہوا موافق

اُٹھئے کہ ہے باب فیض مفتوح ہے طالب جسم عالم روح

آیا پئے آبروئے کعبہ مانند خلیل سوئے کعبہ

اہلاً سہلاً کہا حرم نے لبیک حریم محترم نے

Marfat.com

محراب جھکی سرِ ادب سے
منبر نے قدم لئے نبی کے

پیش نظر جناب عالی
بیت المقدس کا باب عالی

وہ سرورِ انبیائے پیشیں
وہ باعثِ فخر شرع و آئیں

سلطانِ عرب کے مژدہ گویا
انجیل و زبور اٹھائے قرآن

مرفوع پیمبروں کے رایات
یا سورۂ انبیاء کی آیات

پی کر وہ شبیر صبح پیکر
خورشید رواں ہوا فلک پر

تنہائی کا قافلہ رواں تھا
تجرید کا ساتھ کارواں تھا

پہنچی جو ہوائے دامن پاک
کھلنے لگے غنچہ ہائے افلاک

آگے جو بڑھا وہ صاحب دل
حیرت کے تھے آئینے مقابل

رفرف پہ چڑھا وہ صاحب قدر
جس طرح کمال پر سر بدر

سب سرو قدانِ عرش اعظم
تعظیم کو اٹھے قد آدم

زیر قدم جناب والا
اعلیٰ سے جو تھا مقام اعلیٰ

آیا ہوئے بزم لی مع اللہ
آئینے میں جیسے پرتو ماہ

پہنچا وہ وہاں جہاں نہ پہنچے
جبریل کی عقل کے فرشتے

نزدیکِ خدا حضور پہنچے
اللہ اللہ دور پہنچے

ہر لحظہ زبان پر مناجات
ہر لمحہ لبوں پر التحیات

Marfat.com

فرزانہ بنا، یا مجھے دیوانہ بنا دے
اے ساقیٔ بطحا مئے توحید پلا دے

جو آئینہ تسلیم رہے کرب و بلا میں
پھر اُمّتِ مرحوم کو وہ صبر و رضا دے

وہ لالۂ گل رنگ جو ہے زینتِ گلشن
مجھ کو بھی اسی رنگ کی رنگین قبا دے

سرشار ہوں میں بادۂ توحید سے ایسا
کچھ خوف نہیں گر کوئی سولی پہ چڑھا دے

ہے یاد ابھی تک درِ خیبر کی کہانی
مجھ کو بھی وہی حوصلۂ شبیرؑ خدا دے

کیوں غیر کی چوکھٹ پہ کرے اپنی جبیں خم
جو بارگہِ یار میں سر اپنا جھکا دے

اس دور میں ہو جس کو تمیزِ حق و باطل
یارب مری آنکھوں کو وہ ایماں کی ضیا دے

Marfat.com

اے حسنِ ازل جہل سے تاریک ہے عالم
ظلمت کدۂ دہر کو قندیل بنا دے

وہ نغمۂ لاہوت جو گونجا تھا عرب میں
پھر کفر میں ڈوبی ہوئی دنیا کو سنا دے

پھر تازہ کرن سینۂ خورشید سے پھوٹے
جو سینۂ تاریک کو ایماں کی ضیا دے

بھٹکے ہوئے راہی کی طرح بھول گئے ہیں
ایسے ہیں ہے لازم کوئی منزل کا پتا دے

ہے رازؔ مجھے ناز کہ ہوں بندۂ مولاؐ
یہ فخر، یہ اعزاز جسے چاہے خدا دے

رازؔ یوسفی

بزمِ جہاں کی شمعِ فروزاں تمہیں تو ہو
سیمائے کائنات کی افشاں تمہیں تو ہو

ماہِ تمام، نیّرِ تاباں تمہیں تو ہو
حسنِ ازل کا جلوۂ عریاں تمہیں تو ہو

Marfat.com

تیرہ شبی کی صبح درخشاں تمہیں تو ہو
دُنیائے غم کی ساعتِ خنداں تمہیں تو ہو
تابانیٔ حریم دل و جاں تمہیں تو ہو !
بستانِ زندگی کی بہاراں تمہیں تو ہو

بزم دل و نظر کا چراغاں تمہیں تو ہو
شمعِ یقیں ہو، مشعلِ ایماں تمہیں تو ہو
غم کا، الم کا، درد کا درماں تمہیں تو ہو
شانِ کرم ہو، رحمتِ یزداں تمہیں تو ہو

جھک جائے جو کرم سے وہ میزاں تمہیں تو ہو
جو پردہ پوشِ کُل ہے وہ داماں تمہیں تو ہو
تہذیب چشم و دل کا دبستاں تمہیں تو ہو
تزئین روح و قلب کا ساماں تمہیں تو ہو

شرحِ کتابِ زیست کا عنواں تمہیں تو ہو
تکمیلِ بزمِ شوق کا ارماں تمہیں تو ہو

Marfat.com

سالارِ عصر، سرورِ دوراں تمہیں تو ہو
مختارِ دہر، خسروِ کیہاں تمہیں تو ہو
نوعِ بشر کی زیست کا ساماں تمہیں تو ہو
سر جس سے جھک گئے ہیں وہ احساں تمہیں تو ہو
مسند نشینِ عالمِ امکاں تمہیں تو ہو
خلوت سرائے عرش کے مہماں تمہیں تو ہو
آئینہ دارِ عظمتِ انساں تمہیں تو ہو!
ربِّ ودود جس پہ ہے نازاں تمہیں تو ہو
رمز آشنائے آیۂ قرآں تمہیں تو ہو
اعلائے حق کی حجّت و برہاں تمہیں تو ہو
آخر ضیاؔ بہ عجزِ بیاں اتنا کہہ سکا
احمدؐ ہو تم محمدؐ ذیشاں تمہیں تو ہو

ضیاء القادری

کون و مکاں میں سر بسر رحمت ہے آپ کی
شایانِ شان آپ کے عظمت ہے آپ کی

Marfat.com

آنکھوں کے سامنے ہے مقام حضور و شوق
اللہ کا کرم ہے عنایت ہے آپ کی
حجت ہے دو جہاں کے لئے آپ کا پیام
وجہہ قرار زیست رسالتؐ ہے آپ کی

دامانِ آرزو میرا وسعت پذیر ہے
نغمہ طراز دل میں محبت ہے آپ کی
کون و مکاں ہیں آیۂ لولاک کے اسیر
لاریب کائنات پہ شفقت ہے آپکی

غارِ حرا ہو بدر کا میداں ہو عرش ہو
ہم کا رہر مقام پہ قدرت ہے آپ کی
محوِ سجود عتبۂ عالی پہ مہر و ماہ
جلوؤں کی منتظر مگر امت ہے آپکی
قرآں کی آیتیں ہیں قصیدے حضورؐ کے
مدحت سرا نوائے حقیقت ہے آپکی

Marfat.com

کہنہ روایتیں سبھی تبدیل ہو گئیں
اپنی دلیل آپ رسالت ہے آپ کی

فیضِ نظر سے زیست کی قدریں بدل گئیں
دستورِ زندگی کا شریعت ہے آپ کی

صوم و صلوات و شوق و عبادت بجا مگر
وجہہ نجات صرف محبت ہے آپ کی

عبدالکریم ثمر

●

سرورِ روح و سکونِ جگر ہے نام اُس کا
نگاہِ شمس و قمر میں ہے احترام اُس کا

خُدا اور اُس کے ملائک بھی بھیجتے ہیں درُود
بڑی جناب ہے اُس کی بڑا مقام اُس کا

حریفِ محفلِ انجم بہارِ ریگ زارِ عرب
عجیب شان سے چمکا مہِ تمام اس کا

پڑی ہے بامِ فلک سے پرے کمند اس کی
ہوا ہے طائرِ سدرہ اسیرِ دام اُس کا

Marfat.com

کلیدِ گنجِ معانی ہر ایک بات اُس کی
پیامِ زندگیِ جاوداں پیام اُس کا
ادب سے قیصر و کسریٰ کھڑے ہیں جس کے حضور
نہ ہے نصیب آثرؔ بھی ہے اک غلام اُس کا
آثرؔ صہبائی

مجبوبِ خدا کے جلووں نے عالم کو منوّر کر ڈالا
سرکارِ دو عالم کو حق نے نبیوں کا پیمبر کر ڈالا
اے فخرِ رسل اے شاہِ اُمم یہ تیرے کرم کا صدقہ ہے
ہر قطرۂ اشکِ ندامت کو اللہ نے گوہر کر ڈالا
تو ناصیہ فرسا غاروں میں دن رات ہوا اے شاہِ عرب
کونین کا تجھ کو ختمِ رسل اللہ نے سرور کر ڈالا
ہر دل میں تصوّر تیرا ہے ہر آنکھ میں تیرا ہے جلوہ
ترے فیضِ کرم کی وسعت نے قطرے کو سمندر کر ڈالا
غنچے نے تبسم پایا ہے ہر پھول نے خوشبو لی تجھ سے
زلفوں نے تری کملی والے دنیا کو معطر کر ڈالا۔

Marfat.com

محتاج نہیں ہیں جنّت کا رضواں کی مجھے پروا کیا ہے
اللہ نے جبکہ بطحا کو فردوس کا منظر کر ڈالا

میں تیری ثنا سے قاصر ہوں اور ایک نظر کا طالب ہوں
تری ایک ہی چشمِ عنایت نے عرفاںؔ کو قلندر کر ڈالا

عرفاںؔ رضوی

وجودِ دو عالم ز نورِ محمد ہمہ ایں و آں از ظہورِ محمد
حبیبِ خدا، تاجور، سیّدِ کل ہمہ دست بستہ حضورِ محمد
سرِ کوہ سینا بود طور موسٰے سرِ عرش معبود۔ طورِ محمد
مؤدّب، مہذب، سراپا اطاعت ہمہ خادمانِ غیورِ محمد
سرِ حشر یک جرعہ اے کاش یارب میسّر ز جامِ طہورِ محمد
زمیں تا بہ عرش است در ملک حضرت دو عالم ہویدا از نورِ محمد
شفیع الورٰی روزِ محشر نگاہے ہمیں عرض دارم حضورِ محمد
مکان و زماں ہم دو عالم منوّر ز فیضانِ چشمِ غیورِ محمد
قتیلِ حزیں حالِ دل از کہ گویم
برہ کاش پیکے حضورِ محمد

قتیل رضوی

وہ نورِ محفلِ ہستی پیمبرِ مقبول
چراغِ خانۂ آدم خدا کے خاص رسول

اُتر رہے ہیں فلک سے ملائکہ کے جنود
پیامِ رحمتِ باری کا ہو رہا ہے نزول

دیارِ قدس سے آئی نوید نور و ظہور
مہک اُٹھے ہیں گلستانِ کارزار کے پھول

سنور رہے ہیں ابھی تک نقوشِ کون و مکاں
حریمِ حسن کے شہ پارہ بدل رہے ہیں اصول

فریبِ کار اجالے فریب دیتے ہیں
حضور کوئی تجلی کہ قافلہ ہے ملول

ملی ہے تیرہ ضمیروں کو صبحِ نو کی نوید
ہوا ہے طیبہ وفاراں پہ زندگی کا نزول

زہے نصیب کہ حاصل ہے حاضری کا شرف
گہے بہ بیتِ خدا و گہے بہ بیتِ رسولؐ

Marfat.com

وہ ناخدائے دو عالم وہ جسکی ذات قمر
بنی ہے کشتیِ ملّت کے واسطے مستول

عبدالکریم قمر

●

اے باعثِ کون و مکاں خیر البشر ختم الرسلؐ
اے وجہِ خلقِ انس و جاں خیر البشر ختم الرسلؐ

اے حبیبِ کبریا، میرے محمّد مصطفےٰؐ،
محبوب تجھ سا ہے کہاں خیر البشر ختم الرسلؐ

یہ مرتبہ کس کو ملا سردارِ جملہ انبیاء
بخشندۂ باغِ جناں خیر البشر ختم الرسلؐ

آلودۂ عصیاں ہوں میں خود جانتا ہوں کیا ہوں میں
اے تکیہ گاہِ عاصیاں خیر البشر ختم الرسلؐ

میں ہوں گدائے بینوا، مجھ کو ہے تیرا آسرا
اے مایۂ بے مایگاں خیر البشر ختم الرسلؐ

اپنے شکوہِ زار پر ہاں اک نگاہِ مختصر
کب سے ہے وہ محوِ فغاں خیر البشر ختم الرسلؐ

چشتی القادری

Marfat.com

نگاہوں کو اب تک تری آرزو ہے
مذاقِ طلب کو تری جستجو ہے
بلندی ہے تیری عروجِ زمانہ
زبانِ ملائک پہ تیرا فسانہ
ہے آرام گاہِ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نہ کیوں تجھ پہ ہو بارشِ نورِ پیہم!
تو کاشانۂ رحمت العالمیں ہے
تیرا مرتبہ عرش سے کم نہیں ہے
تو ہی مرکزِ حسنِ صبحِ بہاراں
تصدق ہے تجھ پر فضائے گلستاں
تو ہے مسندِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم
تجھی سے ہے قائم وقارِ مدینہ
تری دید ہی شغلِ شمس و قمر ہے
تو ہی مرکزِ شوقِ اہلِ نظر ہے

Marfat.com

تیری یاد وابستۂ جسم و جاں ہے
تو ہی مدعائے دلِ عاشقاں ہے

ادائیں تری شانِ صد دلربائی
گوارا ہو کس طرح تیری جدائی

تیری سادگی جلوۂ صبحِ جنت
تیرا حسن، حسنِ فروغِ محبت

تمنا تیری حاصلِ زندگانی
تصور سے تیرے ہے دنیا سہانی

تو دنیائے وحدت کا اک نقشِ رنگیں
عجب خوبیاں تجھ کو قدرت نے بخشیں

سراپا تجلی جمالِ مجسم
خجل تیرے آگے بہارِ دو عالم

تو ہی نقشِ حسن و جمالِ نبی ہے
تری دید ہی مقصدِ زندگی ہے

تری عظمتوں کے مراتب عجب ہیں
فرشتے ترے سامنے با ادب ہیں

Marfat.com

زمانے کو تیرا فسانہ سنادیں
کوئی کاش پوچھے تو ہم یہ بتادیں
مقدر سے پائے جو تیری گدائی
اُسی کا خدا ہے اُسی کی خدائی

صعیدہ میرٹھی

چاند بھی شرما گیا جب آ گیا بطحے کا چاند
حق تو یہ ہے نورِ حق دکھلا گیا بطحی کا چاند
دونوں عالم پر کیا احسان اُس کی ذات نے
قسمتِ کونین کو چمکا گیا بطحی کا چاند
ظلمتیں سب مٹ گئیں اور کفر غارت ہو گیا
روشنی عالم میں وہ پھیلا گیا بطحی کا چاند
کُنتُ کنزاً مخفیاً کا راز ظاہر ہو گیا
شکر ہے پردہ سے باہر آ گیا بطحی کا چاند
بدلیاں رحمت کی اُٹھیں بارشیں ہونے لگیں
دونوں عالم کی فضا پر چھا گیا بطحی کا چاند

Marfat.com

مولد خیر البشر کی سب کریں اب دھوم دھام
باعثِ ایجادِ عالم آ گیا بطحےٰ کا چاند

بھیک بے مانگے جہاں ملتی ہے خاص و عام کو
وہ شہنشاہِ دو عالم آ گیا بطحےٰ کا چاند

واہ تیری قسمت کہ مالا مال قدرت نے کیا
تیری گودی میں حلیمہ! آ گیا بطحےٰ کا چاند

دونوں عالم کی ملی دولت مجھے صد شکر ہے
کملی والا میرے دل میں آ گیا بطحےٰ کا چاند

دونوں عالم اس کے صدقے اسکے قرباں کر دیئے
خود خداوندِ جہاں کو بھا گیا بطحےٰ کا چاند

پرسشِ اعمال سے ڈر تھا کہ کیا ہو حشر میں
بات ہر بگڑی ہوئی بنوا گیا بطحےٰ کا چاند

عاصیوں کو دی تسلی دے کے قرآں کا سبق
کلمہ لا تقنطو فرما گیا بطحےٰ کا چاند

Marfat.com

شانِ رحمت کے ہوں قرباں آئے جو منکر نکیر
قبر میں میری مدد کو آگیا بطحا کا چاند

گر مسلماں ہو تو مانو اُس کے ہر اک حکم کو
راست گوئی کا چلن سکھلا گیا بطحیٰ کا چاند

ہجر کی لذّت بلالؓ زار سے پوچھے کوئی
کس طرح سے اُس کا دل تڑپا گیا بطحیٰ کا چاند

فیض کا دریا سدا جاری رہے اس دہر میں
تیرے اوپر کیا کرم فرما گیا بطحا کا چاند

ذکر الا اللہ کرتے کرتے جب سویا شکور
روئے روشن خواب میں دکھلا گیا بطحیٰ کا چاند

عبدالشکور نظامی

●

الٰہی ہم ترے محبوب کے خادم
گنہگاری سیہ کاری خطاواری پہ ہیں نادم
خودی میں ہم نے خود ڈالے ترے احکام پر پردے
نصوحی توبہ ہم کرتے ہیں تو فضل و کرم کر دے

Marfat.com

طفیلِ پنجتن عصیاں ہمارے بخش دے یارب
جو نادانستہ یا دانستہ ہم سے ہو گئے ہوں سب
عطا کر ایسی قوت دل سے مانیں احمدی پیغام
ہمیں توفیق دے ہر موئے تن سے نکلے تیرا نام
ہماری زندگی ہو موت ہو عشرت ہو عسرت ہو
یہ سب کچھ ہو مگر تیرے لئے بس اپنی قدرت ہو
صداقت دے اطاعت دے بصارت دے جسارت دے
ضمیرِ خستہ کی یارب دعا ہے استقامت دے

سید محمد ضمیر الحسن شاہ صاحب

فرشتے عرش سے آئے سلام کر کے چلے
طوافِ روضۂ خیر الانام کر کے چلے
خدا کو ظاہر و باہر حبیب دیکھیں گے
کلیم تو پسِ پردہ کلام کر کے چلے
وہ عازمِ سفرِ لامکاں ہوئے جس دم
تو ہر مکاں کو رفیع المقام کر کے چلے

Marfat.com

بُراق برقِ صفت لائے خلد سے جبریل
کچھ آپ اور اُسے تیز گام کرکے چلے

خرام ناز کے انداز۔ اے تعال اللہ
تمام مرحلے دم میں تمام کرکے چلے

نقاب زلفِ سیہ ڈال کر وہ چہرے پر
حسینِ صبح کو رنگین شام کرکے چلے

وہ آئے بن کے رؤف و رحیم دنیا میں
تو سرکشانِ زمانہ کو رام کرکے چلے

وہ رعب و دبدبہ خالق نے آپ کو بخشا
کہ بادشاہوں کو آقا، غلام کرکے چلے

حسینِ کعبہ و طیبہ! ادھر بھی ایک نظر
بصد نیاز سلامی! سلام کرکے چلے

یہ کارنامہ سرِ حشر کام آئے گا
عزیز نعتِ محمد میں نام کرکے چلے

عزیز حاصل پوری

Marfat.com

وہ گیسو کھلے وہ چھائی گھٹا سبحان اللہ سبحان اللہ
رندوں میں مچا غل صلی اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

تاریک دلوں کو چمکا دے اندھوں کو ہو بینائی حاصل
وہ نور ہے تیرا نورِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا محبوب کے کوچہ کا ہے گدا
مولا نے مجھے یوں بخش دیا سبحان اللہ سبحان اللہ

از صبحِ ازل تا شامِ ابد سب راز بتائے پوشیدہ
حق نے تمہیں علمِ غیب دیا سبحان اللہ سبحان اللہ

میں اور نبی کی مدح و ثنا مختار کرم ہے حضرت کا
قسمت سے ملے ہیں مجھ کو ضیا سبحان اللہ سبحان اللہ

سید مختار علی ضیائی اجمیری

اے سرورِ کل محبوبِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ
لاریب ہو خلق میں تم یکتا سبحان اللہ سبحان اللہ

Marfat.com

تم ظلِ جمالِ رحمانی تم وجہ ظہورِ انسانی
تم آئینۂ انوارِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ
پاتے ہیں مرادیں شاہ و گدا منگتا کو بھی دو خیرات شہا
ہو تم ہمہ تن اکرام و عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
پتھر تھے بندھے بالائے شکم بوسیدہ قبا تھی زیبِ بدن
شاہنشہِ عالم کی یہ ادا سبحان اللہ سبحان اللہ
ڈوبی ہوئی قسمت اوج پہ ہے دامن ہے بھرا دل موج پہ ہے
ہم اور رئیس اس در کے گدا سبحان اللہ سبحان اللہ

رئیس احمد صاحب صدیقی

ہر قدم پر آبشارِ نور و نزہت دیکھئے
خلد کہتے ہیں کسے طیبہ کی جنت دیکھئے
جلوہ گستر ہے چراغِ بزمِ وحدت دیکھئے
آج فردوسِ بریں کی زیب و زینت دیکھئے
جلوہ گاہِ عرش کی تقدیس و رفعت دیکھئے
نقشِ پائے مصطفےٰ کی شان و عظمت دیکھئے

Marfat.com

سب مکان ولامکاں کی منزلیں طے ہو چکیں
آیئے اب منزلِ اوجِ رسالت دیکھئے

شانِ رحمت مسکراتی ہے حریمِ حسن میں
آیئے اب ہم گنہگاروں کی قسمت دیکھئے

خود بخود دل پر عیاں ہو جائے گا جلووں کا راز
دیدۂ صدیق سے حُسنِ رسالت دیکھئے

جسم سائے سے مبرّا ذاتِ عالی بے مثال
اللہ اللہ یہ کمالِ دستِ قدرت دیکھئے

یہ تھی شانِ بندگی ہر گوشۂ کُنجِ حرا
آج تک ہے آئینہ دارِ عبادت دیکھئے

مل رہی ہے آج اُنکے دشمنوں کو بھی اماں
کس قدر ہے جوش پر دریائے رحمت دیکھئے

اُن سے دعوئ ہمسری کا، بعد کی یہ بات ہے
پہلے آئینہ میں حضرت اپنی صورت دیکھئے

ہر خوشی اپنی مٹا دی غیر کے دکھ درد پر
یہ ہے معراجِ ایثارِ نبوت دیکھئے

جنابِ معراج صاحب

Marfat.com

راحت پسند ہے نہ مسرت پسند ہے
مومن ہیں ہم ہمیں تری الفت پسند ہے

بلبل کو پھول، پھول کو نکہت پسند ہے
لیکن ہمیں پسینۂ حضرت پسند ہے

اب میں ہوں اور مدحتِ آقائے کائنات
تسکین زندگی کی یہ صورت پسند ہے

دونوں جہاں کو سایۂ رحمت میں لے لیا
اے دامنِ نبی تری وسعت پسند ہے

نورِ محمدی ہے نگاہوں کے سامنے
نظارۂ جمالِ حقیقت پسند ہے

قرباں ہزار بار بہ ایں نسبت نبی
اللہ کو بھی خاطرِ امت پسند ہے

عشق نبی کا وقت ملا وہ بھی چار دن
افسوس! زندگی بڑی عجلت پسند ہے

Marfat.com

عاصی بھی شرمسار ہیں مجرم بھی منفعل
حب سے رُنا ہے اُن کو ندامت پسند ہے

وقت مدد خدا کو پکاریں گے ہم ادیب
ہم کو رسولِ حق کی یہ سنت پسند ہے

ماجد ادیب بریلوی

وہ آمنہ کے دولارے ہیں مصطفےٰ کہیئے!
ہر ایک نفس سا قیامت میں آسرا کہیئے

نوید حضرت عیسیٰ یہی دعائے خلیل
زمیں پہ عرش معلیٰ کا مدعا کہیئے

وہ کنکری بھی جب پھینکتا ہے آپ خدا
وہ جو کہیں اُسے اللہ کا کہا کہیئے

جو ہو خدا کی طرف سے اُسے کہیں قدرت
رسول سے جو نمایاں ہو معجزہ کہیئے

خدا نہیں ہیں مگر ہاں خدا سے دور نہیں
خدا کے بعد وہ سب کچھ ہیں مصطفےٰ کہیئے

Marfat.com

نبی کے نام پہ جی کر جو کرتا ہے توہین
فریب کار ہے ہاں اس کو بیوفا کہیئے

جبیں پہ داغ ہے دستار ہے عبا بھی ہے
بھلا جناب کی معصومیت کو کیا کہیئے

وہ بولہب کی شرارت یہ ابن وقت کی بات
اُسے لعیں اُسے دشمنِ خدا کہیئے

فسوں تو ٹوٹ گیا دین کے لیڈروں کا
یہ غوثِ پاک کے بیکل کا حوصلہ کہیئے

بیکل بلرام پوری

احمد صلی اللہ علیہ وسلم سا باوقار ملا کائنات کو
عالم کا افتخار ملا کائنات کو

کیوں کر نہ خوشگوار ہو دنیا کا گلستاں
وہ نازشِ بہار ملا کائنات کو

دنیا کے غمزدوں کو وہ غمخوار مل گیا
رحمت کا تاجدار ملا کائنات کو

Marfat.com

کس کے سبب جہاں کے اندھیرے سمٹ گئے
یہ کون نور بار ملا کائنات کو

وہ کس کے دل میں سارے جہانوں کا درد ہے
وہ کون غم گسار ملا کائنات کو

کس کے طفیل عظمتِ انساں فزوں ہوئی
دنیا کا اقتدار ملا کائنات کو

بزمی ہر ایک چیز کی قسمت چمک اٹھی
محبوبِ کردگار ملا کائنات کو

خالد بزمی

●

قلم خود معترف ہے بے تأمل اپنی خامی کا
بیاں ہو وصف کیا مجھ سے تری ذاتِ گرامی کا

خرد معذور ہے اب تک خرد پہ کچھ نہیں کھلتا
کہ اک بندے کو یارا ہو خدا سے ہم کلامی کا

ترے آنے سے پہلے آدمی محرومِ عظمت تھا
ترے آنے سے بھید اس پہ کھلا اس کی تمامی کا

یہاں آ کر زباں پر کھل گئے در خیر و برکت کے
کوئی اعجاز پوچھے مجھ سے تیرے نامِ نامی کا

کبھی میں بھی طوافِ روضۂ اقدس کو جاؤں گا
کبھی انور ملے گا مجھ کو مژدہ شاد کامی کا

لطیف انور

●

Marfat.com

نہیں ہے کوئی بہتر کبریا سے
تو ذاتِ پاکِ محبوبِ خدا سے صلی اللہ علیہ وسلم

مبرا بات اُن کی ہر خطا سے
منزہ ذات اُن کی ہر زلل سے

پلاؤ جام متوالوں کو اپنے
ہیں آئے حوضِ کوثر پر پیاسے

دکھاؤ جلوۂ رخسارِ والا
اٹھاؤ پردہ روئے دلربا سے

ہیں مجرم ہوں خدائے دو جہاں کا
کہوں گا شافعِ روزِ جزا سے

شہادت کیا ہے؟ دینِ حق پہ مرنا
یہ ثابت ہے جہادِ کربلا سے

یہ مہر و ماہ، یہ روشن ستارے
منور ہیں ضیائے مصطفیٰ سے

ملے گا تجھ کو بھی داتا یہیں سے
سبھی پاتے ہیں اس شاہِ سخا سے

[illegible]

حق نے وہ مرتبہ دیا سرکار آپ کو
دونوں جہاں کا کر دیا سردار آپ کو

اخلاق بے نظیر تو عادات بے مثال
کیا خوب حق نے بخشا ہے کردار آپ کو

غلمان و حور و جن و بشر اور ملائکہ
سب جانتے ہیں سیدِ ابرار آپ کو

دونوں جہاں ہیں آپ کے اوصاف پر نثار
کس درجہ پرکشش ملے اطوار آپ کو

Marfat.com

اپنی ہزار خواہش و کوشش کے باوجود
الزام دے سکے نہ کچھ اغیار آپ کو
جاری رہی اشاعت و تبلیغِ دینِ حق
گو حد سے تنگ کر چکے اشرار آپ کو
باطل کی کوششیں سبھی بے سود ہو گئیں
دشمن مٹاتے رہ گئے بیکار آپ کو
غیروں کی کثرت آپ کو خائف نہ کر سکی
آئے ڈرانے لشکرِ جرار آپ کو

برزمی کیا حضور سے عالم نے کسبِ نور
حق نے بنایا مرکزِ انوار آپ کو
خالد نقشبندی

خرد پرسد کہ من چہ کیش دارم
بگو یا خصلتِ درویش دارم
کم و بیشِ فقیراں را چہ پرسی
نہ کم گردد گہے آں بیش دارم
گریبانم شدہ جاروبِ کویش
جنونِ عاقبت اندیش دارم
تماشا ہا نمودہ یک تمنا
بہ آں عالم مقامِ خویش دارم
عطا کن جرعۂ نوش و صالش
وصالش گو، غمِ صد نیش دارم
سراپا لذتم از لطفِ حسنش
دل از عشقِ محمد ریش دارم"

خوشا انور بہ فیضِ عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم
رقابت با خدائے خویش دارم"
لطیف انور

Marfat.com

زر ہم نہیں رکھتے ہیں زمیں ہم نہیں رکھتے — سرمایہ بجز سوز و یقیں ہم نہیں رکھتے
جو تجھ سے جدا ہو کے دکھلاتے ہیں کرامات — اُن شعبدہ بازوں پہ یقیں ہم نہیں رکھتے
بطحا کے مکینو! تمہی انصاف سے کہہ دو — کیا ارض پہ فردوسِ بریں ہم نہیں رکھتے
سایہ بھی ترے گنبدِ خضرا کا ہے کیا چیز — اب آرزوئے خلدِ بریں ہم نہیں رکھتے

اڑتے ہیں تو تاروں میں بھی گھوم آتے ہیں مضطرؔ
گو شہپرِ جبریلِ امیں ہم نہیں رکھتے

مضطر گجراتی

وہ حسن و جمالِ مُبیں تیرا سُبحان اللہ سبحان اللہ
بے مثل ہے تیری شانِ عُلیٰ سُبحان اللہ سبحان اللہ

کونین کی دولت کے مالک معراج کے دُولھا بنتے ہیں
لولاک کا سر پر تاج دھرا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

یہ چاند ستارے اور سورج تیری ہی ضیا سے منوّر ہیں
ذرّوں میں عیاں ہے نُور ترا سُبحان اللہ سُبحان اللہ

Marfat.com

جبریلؑ ترے در کے درباں خادم ہیں ملائک رب تیرے
ہے سب کی زباں پر صلِّ علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ عظمتِ شوکت شانِ اتم قربانِ جلالت شاہِ امم
یہ کثرتِ کوثر قربِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

جو کچھ ہے سما سے تا بہ سمک تیرے رخِ زیبا کی ہے جھلک
قرآں ہے سراسر تیری ثنا سبحان اللہ سبحان اللہ

توصیف ہے آپکی ناممکن اربابِ ہمم کی کیا جرأت
اللہ ہے آپکا مدح سرا سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ شمس و قمر، یہ شجر و حجر، یہ دُرّ و گہر، یہ جنّ و بشر
مظہر ہیں ترے اے سیدنا سبحان اللہ سبحان اللہ

جھکتے ہیں ترے درِ انور پر مغرور و معظم شاہوں کے سر
ہے کعبے کا کعبہ در تیرا سبحان اللہ سبحان اللہ

ترا فیض ہے بحرِ بے پایاں ترا نام علاجِ دردِ نہاں
اللہ کی رضا ہے تیری رضا سبحان اللہ سبحان اللہ

رحمت کی نظر اک ہو جائے اس خستہ جگر عرفاں پہ شہا
ہیں آپ سراپا جود و سخا سبحان اللہ سبحان اللہ

عرفان رضوی

عظیم الشان قرآن مجید مترجم!

بامحاورہ ترجمہ و جامع تفسیر

ترجمہ:۔ اعلیٰحضرت مجدد مائتہ حاضرہ، مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر:۔ حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔
مطبوعہ:۔ کتب خانہ مقبول عام پریس ریلوے روڈ لاہور

ترجمہ کی جامعیت کے لئے اعلیٰحضرت اور تفسیر کی افادیت کے لئے صدر الافاضل کے اسماء گرامی ہی کافی ہیں۔ کاغذ اور طباعت اعلےٰ سائیز چوبیس تیس ۲۲×۲۹۔ نمونہ جات کے صفحات مفت طلب فرمائیں۔
ہدیہ:۔ مجلد سرخ کاغذ دس روپے۔ مجلد سفید کاغذ اعلےٰ کرنافلی ۱۲ روپے
حنا شدہ:۔ ۱۳/۸ روپے۔ مجلد پلاسٹک کیلئے چار روپے زائد ہوں گے۔

اس کے علاوہ

علکسی قرآن مجید۔ پنجسورہ شریف۔ نماز۔ سپارے۔ سوانح حیات بزرگان دین۔ درسی کتابیں۔ تاریخی کتابیں بارعایت ہم سے طلب کریں

ملنے کا پتہ

مکتبہ نور اسلام۔ شرق پور شریف۔ ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

ماہنامہ

نورِ اسلام

شرق پور شریف

- نورِ اسلامؒ کا مقصد حیاتِ نورِ اسلام کی اشاعت ہے اسلام کا نور خدا کا نور ہے
- "نورِ اسلام" ہر ماہ کی ۵ تاریخ کو اشاعت پذیر ہوتا ہے۔
- اس کے ہر صفحہ پر نورِ قرآن، نورِ ایمان اور نورِ عرفان کی کرنوں کو پھیلانے کی سعی کی جاتی ہے۔
- اس وقت ہر سمت ظلمت کا نور رہے ہماری جدوجہد یہ ہے کہ ظلمات کا پردہ چاک کر دیں "نورِ اسلام" بھی حصہ لے۔
- نورِ اسلام اپنی تابانی و درخشانی کے لئے آپکی مخلصانہ توجہ اور تعاون کا طالب ہے۔
- نورِ اسلام کا سالانہ چندہ ۵ روپے ہے۔ واحد کاپی کی قیمت آٹھ آنہ ہے

ادارۂ نورِ اسلام آستانہ عالیہ شرق پور شریف۔ ضلع شیخوپورہ

مقبولِ عام پریس بلوے روڈ لاہور میں باہتمام حاجی برکت علی مینجر چھپی

Marfat.com